Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 39

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

17 رجب 1423 ہجری 25 تبوک 1381 ہش 25 ستمبر 2002ء

والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم

وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (عنکبوت:9)

اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور (کہا ہے کہ) اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات میں بحث کریں کہ تو کسی کو میرا شریک قرار دے حالانکہ اس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو ان دونوں کی فرماں برداری نہ کر کیونکہ تم سب نے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے اور میں تمہارے عمل (کی نیکی بدی) سے تم کو واقف کروں گا۔

گناہ کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

صادق کے مقابل اس لئے جوش ہوتا ہے کہ شیطان سمجھتا ہے کہ اب مجھے ہلاک کیا جائے گا اور وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو وہ ان کی مخالفت میں زور لگاتا ہے اور یہ جوش پھیل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی بہت سے آدمیوں نے دعوے کئے تھے مگر اب کوئی انکا نام بھی نہیں لے سکتا۔ اسی طرح ہوتا رہا ہے کہ صادق کے مقابل میں بعض کاذب مدعی بھی ہوتے رہے ہیں مگر کسی مقابلہ کیلئے اس قدر جوش نہیں دکھایا گیا جو صادق کیلئے دکھایا جاتا ہے اس لئے کہ مفتری تو شیطان کی منشا کے موافق ہوتا ہے اس لئے وہ اس کے خلاف کوئی جنگ کرنی نہیں چاہتا اور صادق اس کے سینہ پر پتھر ہوتا ہے اس کو تباہ کرنے کیلئے زور لگاتا ہے مگر آخر خود ہی شیطان اس جنگ میں ہلاک کیا جاتا ہے۔

ابو جہل نے آنحضرت ﷺ کے مقابل کس قدر زور لگایا یہانتک کہ مباہلہ بھی کر لیا اور یہ دعا کی کہ جو شخص ہم میں سے کاذب ہے اور پھوٹ ڈالتا ہے اس کو ہلاک کر۔ چنانچہ خود اسی روز ہلاک ہو گیا۔ یاد رکھو کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جو اس کے آنے سے پھوٹ نہ پڑی ہو۔ اس کو اصلاح کیلئے ضروری ہوتا ہے ایک پھوٹ پڑے۔ کیونکہ جس شخص کا جوڑ یا ہڈی اپنی جگہ پر نہ رہے تو وہ اسے اتار کر نئے سرے سے لگاتا ہے۔ اکثر مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ آریوں، عیسائیوں کو دشمن بنا لیا ہے مگر ان کو معلوم نہیں جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ ضرور اپنے دشمن بنا لیتا ہے۔ کیونکہ اس کو پاک جماعت تیار کرنی پڑتی ہے جن میں سچا تقویٰ و طہارت ہو اور سچی اخوت ہو۔ مگر سفلی زندگی کے عادی نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک صلاحیت قائم ہو وہ دنیا سے دل لگا کر خدا تعالیٰ کی طرف سے غافل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ؎

اب تو آرام سے گزرتی ہے ☆ عاقبت کی خبر خدا جانے

یہی ان کا مذہب اور مشرب ہوتا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہ مردار زندگی کیا چیز ہے۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے قوت پاوے تو وہ اس مردار زندگی سے مرنا بہتر سمجھے گا دنیا کے دوست مطلب کے دوست ہوتے ہیں۔ حقیقی محبت اور اخوت خدا تعالیٰ میں ہو کر ملتی ہے۔ ان لوگوں کو دیکھو جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توبہ کی۔ کیا ان کے باہمی تعلقات نہ تھے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شناخت میں آنکھ کھلی تو پھر یہانتک متاثر ہوئے کہ نہ بیٹے کو بیٹا سمجھا نہ باپ کو باپ بلکہ وہ تعلقات بالکل قطع ہو گئے اور سارے تعلقات خدا میں ہو کر قائم ہوئے۔ خدا کیلئے دشمن ہو جاتے۔ دنیا کی دوستیں جس میں خدا درمیان نہیں ہوتا وفاداری سے نہیں نباہ سکتے۔ اسی طرح اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جماعت میں جب کوئی داخل ہوتا ہے تو اس کے اپنے متعلقین میں اگر خدا تعالیٰ ہدایت نہ کرے ایک شور قیامت برپا ہو جاتا ہے۔ بعض گہرے تعلقات رکھنے والوں کو قطع تعلق کرنا پڑا ہے۔

دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی یاد رکھو دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اس کی اپنی کمزوری ہے اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے۔ نفع اور ضر اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہماری مراد اس سے یہ ہے کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کرلے۔ جب تک عملی طور پر خدا شناسی کو ثابت کر کے نہ دکھائے تو دہریہ ہے۔

جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز کرو میں نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی

باقی صفحہ (4) پر ملاحظہ فرمائیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست

احباب دعاؤں اور صدقات کے سلسلہ کو جاری رکھیں۔

محترم چودھری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ کی جانب سے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق 19 ستمبر 2002 کو درج ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:

"حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے تعلق سے تازہ اطلاع ہے کہ حضور انور گزشتہ دو دنوں سے کافی کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ ماہرین ڈاکٹروں کے مشورہ سے علاج جاری ہے۔ جیسا کہ جماعتوں کو اطلاع ہے کہ کمزوری کی یہ حالت دوسری جسمانی تکالیف جیسے ذیابیطس اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ہے جو کہ ایک لمبا علاج چاہتی ہیں۔"

20 ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت نور کے تعلق میں اپنے سابقہ خطبات جمعہ کے تسلسل کو جاری رکھا۔ حضور پر نور کی آواز میں ضعف تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ مہمات دینیہ میں آپ کو فائز المرامی بخشے۔ آپ کی خصوصی حفاظت فرمائے اور آپ کے دور سعید میں اسلام کو عالمگیر روحانی غلبہ نصیب ہو۔ آمین۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عراق پر ایک اور حملے کی تیاری؟

حالیہ دنوں میں ایک بار پھر امریکہ کی یہ ضد بڑھنے لگی ہے کہ عراق کو اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کو اپنے ملک میں بلاشرط واپس آنے کی اجازت دینی چاہئے اگر چہ عراق کا کہنا ہے کہ قبل ازیں یہ معائنہ مکمل ہو چکا ہے اور امریکہ صرف ہمارے ملک کے تیل کے ذخائر پر بُری نیت رکھتا ہے اور اس بار یہ معائنہ کے بہانے حملہ کرنا چاہتا ہے۔

11 ستمبر کو پورے امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹاگن پر ٹیرورسٹ حملے کی برسی منائی گئی جس میں قریبا تین ہزار کی تعداد میں مرنے والوں کو یاد کیا گیا۔ اور امریکہ کے صدر نے اس روز اپنے خطاب میں کہا کہ وہ ٹیررزم کے خلاف اپنی جنگ کو جاری رکھیں گے۔ اور یہی بات انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں 13 ستمبر کو اپنی تقریر میں دہراتے ہوئے کہا کہ ان کا اگلا نشانہ عراق کی دہشت گردی کو ختم کرنا ہے اگر عراق نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو تباہ کاری کے اسلحہ کے انسپیکشن کی اجازت نہیں دی تو امریکہ اس پر حملہ کرنے سے نہیں رکے گا۔ افغانستان کے بعد اب معلوم ہوتا ہے کہ امریکی نشانہ نہ صرف عراق ہے بلکہ اس نے بعض اور ممالک کو بھی اپنی ہٹ لسٹ پر رکھا ہوا ہے۔

لیکن خوش آئند بات ہے کہ عراق نے اقوام متحدہ کے اسلحہ کاروں کی بلاشرط واپسی کے تعلق میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان کو خط لکھ دیا ہے مگر امریکہ پھر بھی اسے عراق کی ایک چال بتاتے ہوئے اس کے خلاف آنوں بہانوں سے فوجی کاروائی کرنے پر مصر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق کو امریکی حملہ سے کچھ دنوں راحت مل جائے گی خدا کرے کہ بین الاقوامی برادری اس جنگ کو روک سکے بصورت دیگر ایک بھاری تباہی کا امکان ہے جس سے عراق کا شدید مالی نقصان تو ہوگا ہی جانی نقصان کے اندازے سے بھی خوف آتا ہے۔

سعودی عرب سے ناراض ہو کر افغانستان میں پناہ لینے والے اسامہ بن لادن اور اس کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے القاعدہ نیٹ ورک نے 11 ستمبر کے روز ایک ایسی خوفناک کاروائی کی تھی جس کے نتیجہ میں نہ صرف پوری مُسلم دنیا امریکہ اور دیگر یورپین ممالک کے عتاب کا نشانہ بن رہی ہے بلکہ مسلمان تمام دنیا میں جہاں جہاں بھی مقیم ہیں وہ اپنے ہی ملکوں میں مشکوک ہو گئے ہیں ان کے تعلیمی اور رفاہی ادارے حتیٰ کہ مساجد بھی تجسس کی نظروں سے دیکھی جارہی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ دراصل یہ ہے کہ 11 ستمبر کے حملے اور ایسے ہی دیگر حملوں کے ذریعہ یہ لوگ ''خالص اسلامی ریاست'' کا جھنڈا اگاڑ کر نظامِ مصطفیٰ کا قیام کرنا چاہتے ہیں لیکن ہوا کیا ——

11 ستمبر کے حملہ کے بعد امریکہ نے ایک طرف مسلم ممالک سمیت پوری دنیا کی ہمدردیاں اپنے لئے بٹوریں اور دوسری طرف افغانستان کو نیست و نابود کرنے اور اس ریجن میں اپنے فوجی اڈے بنانے کا ایک پختہ جواز قائم کر لیا۔ اس ہمدردی اور حملے کے ساتھ ساتھ امریکہ اور یورپ کے میڈیا کو ایک بھاری فائدہ یہ ہوا کہ وہاں کے عیسائی پادریوں اور دیگر متعصبین نے جہاد کے حوالہ سے پوری دنیا میں اسلام اور قرآن مجید کو بدنام کرنے کی ایک گہری سازش رچی اور اب یہ لوگ عالمی منصوبے کے تحت اسلام کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اخبارات میں قرآنی تعلیمات کے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خلاف زہر آلود مضامین لکھے جارہے ہیں۔ ریڈیو ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلام پر حملے کئے جارہے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا حملہ ہے جو 11 ستمبر کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر یا پنٹاگن پر ہوئے حملہ کے مقابلہ میں کہیں خوفناک اور تباہ کن ہے۔ ان ممالک کی سیاسی پالیسی یہ ہے کہ امریکی اور یورپی سیاستدان تو اوپر سے یہ کہیں کہ وہ اسلام کے خلاف نہیں ہیں وہ تو صرف مسلم دہشت گردی کے خلاف ہیں لیکن عملاً ان کے ملکوں میں اسلام پر مسلسل حملے جاری ہیں جس میں اب ہمارے ملک کے بعض اسلام دشمن متعصبین بھی شامل ہو گئے ہیں جو آئے دن قرآنی تعلیمات پر بیجا اعتراضات داغتے رہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ امریکہ پر 11 ستمبر کے حملہ کے بعد نہ صرف افغانستان تباہ ہوا بلکہ تمام مسلم دنیا بھی اب طاغوتی طاقتوں کے نشانہ پر آگئی ہے۔ اور یہ طاغوتی قوتیں نہ صرف ظاہری اسلحہ سے حملہ آور ہیں بلکہ قلم کے ہتھیار کو بھی ہر ممکن طریقوں سے استعمال کر رہی ہیں۔

افغانستان کی تباہی کے بعد ٹیررزم کے نام پر اب امریکہ کا دوسرا نشانہ عراق ہے جس کے لئے وہ بھرپور تیاریاں کر رہا ہے۔ کبھی 11 ستمبر کی برسی منا کر دنیا کی ہمدردی حاصل کر رہا ہے تو کبھی اقوام متحدہ کے ممبر ممالک کو بہلا پھسلا کر اپنے دامِ فریب میں پھنسانے کیلئے انہیں دعوتیں دے رہا ہے۔ اگر چہ ابھی امریکہ کو عراق پر حملہ کرنے کیلئے برطانیہ کے علاوہ باقی دنیا کے ممالک کا تعاون حاصل نہیں ہے لیکن وہ پھر بھی اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر وقتاً فوقتاً عراق پر حملہ کرنے کی ریہرسل کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ 6 ستمبر کو امریکہ اور برطانیہ کے جنگی طیاروں نے عراق پر جو حملہ کیا وہ 1990 کے بعد سب سے بڑا حملہ ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ موجودہ حملہ اس کی شہری آبادی پر کیا گیا ہے جبکہ امریکہ نے اسے عراق کے اہم فوجی ٹھکانوں پر بتایا ہے۔

1990ء میں امریکہ اور اس کے 30 طاقتور حلیف ممالک نے قریبا ڈیڑھ ماہ تک جو تباہی مچائی تھی اس کے بعد اس خدشے کے اظہار کے تحت کہ کہیں عراق کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیار نہ بنا رہا ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایٹمی قوت حاصل کر لے امریکہ اقوام متحدہ پر دباؤ بنا رہا ہے کہ اقوام متحدہ کے ذریعہ عراق کے اسلحہ ٹھکانوں کی انسپیکشن کی جائے۔ یہ تو سب دنیا جانتی ہے کہ یہ انسپیکشن اقوام متحدہ نہیں بلکہ اقوام متحدہ کے بیساکھی کے سہارے خود امریکہ اور انگلینڈ کرنا چاہتے ہیں جس کا واحد مقصد سعودی عرب یا کویت کو بچانا نہیں بلکہ اس بہانے اپنے بغل بچہ اسرائیل کو عربوں کی قوت سے محفوظ رکھنا ہے تاکہ اسرائیل کے خوف سے عرب ممالک امریکہ کی طرف لاچاری سے دیکھتے رہیں اور دوسرے اسرائیل بھی عربوں کی قوت سے محفوظ رہے۔

خبروں کے مطابق عراق اپنے ملک میں ہتھیاروں کی انسپیکشن کے لئے بعض شرائط کے تحت تیار ہے جس میں صرف فوجی ٹھکانوں اور اسلحہ کے ذخائر کی چیکنگ شامل ہے لیکن امریکہ بلاشرائط انسپیکشن پر راضی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عراقی صدر کے محل سمیت تمام عراق میں جہاں چاہے چیکنگ کرنا چاہتا ہے اور عراق اس کو اپنی آزادی اور اپنے ملکی وقار کے خلاف سمجھ کر اس بات پر قطعاً راضی نہیں ہے۔

دوسری طرف امریکہ کو معلوم ہے کہ عراق چونکہ اپنی انا پر قائم رہے گا لہذا اسی بنا پر اسے عراق پر حملہ کرنے کا سنہری موقع ہاتھ آجائے گا۔ شکر ہے کہ عراق کو بروقت عقل آگئی اور جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں اس نے تباہی سے بچنے کے لئے اقوام متحدہ کے اسلحہ معائنہ کاروں کو اپنے ملک میں واپس آنے کی اجازت دے دی ہے حقیقت یہ ہے کہ امریکہ تو کب کا عراق پر حملہ کر چکا ہوتا لیکن تاحال اسے اس سلسلہ میں دنیا کے ممالک کا مناسب اعتماد حاصل نہیں ہو سکا ہے۔ سوائے انگلینڈ کے یورپ کے کسی ملک نے مکمل طور پر امریکہ کا ساتھ نہیں دیا ہے۔ مسلم ممالک بھی اس مرتبہ اس تعلق میں خاموش ہیں سعودی عرب کے سوا کسی ملک نے اس حملہ کے لئے رضامندی ظاہر نہیں کی البتہ سعودی عرب نے بھی کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ حملہ کی اجازت دیتا ہے تو سعودی عرب حملہ میں نہ صرف شامل ہوگا بلکہ سابقہ کی طرح اپنی زمین بھی حملہ کے لئے مہیا کرے گا۔ ادھر امریکہ اور اس کا حلیف برطانیہ دن رات اسی بے چینی میں مبتلا ہیں کہ کسی طرح دنیا کے چند ممالک ان کی کاروائی میں ساتھی بن جائیں تاکہ افغانستان کے بعد اب عراق کو ایک بار پھر ملیا میٹ کر دیا جائے۔

عراق پر حملہ کے معاملہ میں امریکہ بھی بدترین ناانصافی کا ثبوت دے رہا ہے۔ وہ نہ صرف عراق کو اپنا دشمن سمجھتا ہے بلکہ صدر صدام حسین کو بھی پورے عرب میں امریکن اور اسرائیل کاز کے خلاف کانٹا سمجھتا ہے۔ لہذا وہ دن رات اس کوشش میں ہے کہ کسی طرح عراق میں صدر صدام حسین کے خلاف بغاوت ہو جائے اور کوئی دوسرا شخص عراق کا صدر بنے جو امریکی کاز کی حمایت کرتا ہو اور اس تعلق میں امریکہ اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ عراق کے اندر بغاوت پھیلانے کے لئے بھرپور کوششوں میں مصروف ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا امریکہ کا یہ عمل آج کی آزاد اور مہذب دنیا کے اصولوں کے مطابق ہے؟ کیا مہذب دنیا کا دستور اور اقوام متحدہ کا قانون کسی ملک کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی ایجنسیوں کے ذریعہ بغاوت پھیلا کر کسی بھی ملک کے سربراہ کو اس کے عہدہ سے معزول کر دے۔ عجیب بات ہے کہ امریکہ کو سعودی عرب کا بادشاہی نظام تو پسند ہے جہاں کبھی بھی جمہوریت نام کی کوئی چیز نہیں رہی لیکن عراق کا صدارتی نظام ایک آنکھ نہیں بھاتا وجہ صرف یہی ہے کہ سعودی عرب کا بادشاہی نظام مکمل طور پر امریکہ اور برطانیہ کا پٹھو ہے اور جو ملک خواہ وہ غیر جمہوری ہی کیوں نہ ہو اگر وہ امریکہ کا حمایتی ہے تو ہر صورت میں برداشت کے قابل ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ نہ دنیا کے دیگر مہذب ممالک اور نہ ہی اسلامی ممالک امریکہ سے پوچھ سکتے ہیں کہ تم بلا وجہ کسی کے ملکی معاملات میں کیوں مداخلت کر رہے ہو تمہیں کیا حق ہے کہ عراقیوں کا صدر صدام حسین کو بناؤ یا اس کے کسی مخالف کو بناؤ اس طرح آج کی مہذب دنیا جس نے اقوام متحدہ کے ترقی یافتہ منشور کو ترتیب دیا ہے امریکہ سے کیوں نہیں پوچھتی کہ کسی بھی ملک کے سربراہ کی شان کے خلاف تم ذاتی رہائش گاہ اور پرائیوٹ جگہوں پر انسپکشن کے نام پر اس کی شان کو کیوں مجروح کرتے ہو کیا یہی حق عراق یا دنیا کے کسی اور ملک کو نہیں ہو سکتا کہ وہ ہتھیاروں کی انسپیکشن کے نام پر امریکہ برطانیہ اسرائیل یا دنیا کے کسی بھی ملک کی چیکنگ کرتا پھرے۔ دراصل اقوام متحدہ کا ادارہ جو ملکوں کے وقار اور ان کی سلامتی کے لئے بنا تھا اس وقت ایک لاچار اور بے بس ادارہ بن کر رہ گیا ہے جس میں حق و انصاف کی طاقت بالکل نہیں رہی۔ وہ ادارہ جو ویٹو جیسی ناانصافی کے ساتھ چلتا ہو جس میں دنیا کے ترقی پذیر ممالک کی آواز کی کوئی اہمیت ہی نہ ہو بھلا وہ اپنے وقار کو قائم رکھتے ہوئے آزادانہ کیونکر چل سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج اگر دنیا کے ممالک نے اس ناانصافی کو برداشت کر لیا تو آنے والے کل کو ہر ملک کو بیرونی مداخلت کیلئے خود کو تیار رکھنا ہوگا۔

اس وقت اقوام متحدہ سمیت دنیا کا نظام کچھ ایسا بن گیا ہے جس سے امریکہ کو اپنی من مانی کرنے کی طاقت مل گئی ہے۔ ایک تو سویت یونین کا توازن ختم ہو گیا دوسرے اسلامی ممالک آپس میں ایسی پھوٹ اور انتشار کا شکار ہیں کہ سب اپنے ہی ملکی مفادات کو ترجیح دیتے ہیں۔ کہنے کو O.I.C نام سے اسلامی ممالک کی تنظیم ہے لیکن کیا عراق پر حملے میں سعودی عرب اور کویت کو فائدہ نہیں ہے کہ ان کا دشمن کمزور ہوتا ہے۔ اور مصر اور شام کو بھلا کون سی مصیبت آن پڑی ہے کہ وہ امریکہ کے خلاف کھل کر عراق کے حمایتی بن کر سامنے آئیں۔ اور جہاں تک ایران کا تعلق ہے وہ بھی اندر سے یہی چاہتا ہے کہ عراق جس سے کئی سال تک اس کی لڑائی رہی کسی طرح کمزور ہی ہوتا جائے تاکہ کبھی اس کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے۔ لیکن یہ ممالک اس بات کو نہیں سوچتے کہ اگر آج عراق کی باری ہے تو کل کو دوسرے عرب ممالک اور اسلامی ملک اس خطرے کا شکار ہو سکتے ہیں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ نے آج سے بارہ سال قبل عراق پر حملہ کے وقت چند مفید تجاویز دنیا کے سامنے رکھی تھیں جنہیں ہم انشاء اللہ آئندہ گفتگو میں رکھیں گے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

بدر کی مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

خطبہ جمعہ

اے اللہ! تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کے دور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

تمام اور ہر ایک قسم کے نور قرآن ہی میں ہیں۔ اس کا ظاہر بھی نور اور باطن بھی نور ہے اور اس کے اوپر بھی نور اور نیچے بھی نور ہے

(اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا آیت قرآنی، احادیثِ نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۶/ اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۶/ ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا. مَاكُنْتَ تَدْرِيْ مَاالْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا. وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾(سورة الشورىٰ:۵۳)

اور اسی طرح ہم نے تیری طرف اپنے حکم سے ایک زندگی بخش کلام وحی کیا۔ تو جانتا نہ تھا کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے لیکن ہم ہی نے اسے نور بنایا جس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تُو سیدھے راستہ کی طرف چلاتا ہے۔

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کسی شخص کو کوئی غم یا حزن پہنچے اور اس پر وہ یہ دعا کرے کہ اے میرے اللہ! مَیں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری بندی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں۔ میرے بارے میں تیرا ہی حکم چلتا ہے۔ میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ تُو نے جتنے بھی نام اپنے لئے رکھے ہیں یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں یا علم غیب میں اپنے ساتھ مخصوص کئے، ان سب کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تُو قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے سینے کا نُور بنادے اور اسے میرے غم اور رنج کو دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔ (اگر کوئی شخص یہ دعا کرے گا) تو اللہ اس کا غم اور حزن دُور فرمادے گا اور اس کو کشائش میں بدل دے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس دعا کو یاد نہ کرلیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! ہر سننے والے کو چاہئے کہ اسے یاد کرلے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند المكثرين من الصحابه)

علامہ فخر الدین رازیؒ سورۃ الشوریٰ کی آیت ۵۳ کے تحت ﴿وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہاں نور سے مراد قرآن مجید ہے جس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔ (رازی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف ایک روح نازل کی ہے۔ تجھے معلوم نہ تھا کہ کتاب اور ایمان کسے کہتے ہیں۔ پر ہم نے اس کو ایک نور بنایا ہے۔ جس کو ہم چاہتے ہیں بذریعہ اس کے ہدایت دیتے ہیں اور بہ تحقیق سیدھے راستہ کی طرف تو ہدایت دیتا ہے"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۷۷)

قرآن کریم کے بارے میں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عربی عبارت کا اردو ترجمہ یوں ہے۔ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قسم! یہ بے مثل موتی ہے۔ اس کا ظاہر بھی نُور اور باطن بھی نُور ہے اور اس کے اوپر بھی نُور اور نیچے بھی نُور ہے۔ اور اس کے ہر لفظ اور ہر کلمے میں نُور ہے۔ یہ ایک ایسی روحانی جنت ہے جس کے پھلوں کے خوشے خوب جھکا دیئے گئے ہیں اور جس کے دامن میں نہریں بہتی ہیں۔ خوش بختی کا ہر پھل اس میں پایا جاتا ہے اور ہر انگارہ اس سے لیا جاتا ہے۔ لیکن اس تک رسائی جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس کے فیض کے چشموں کا پانی خوش ذائقہ اور خوشگوار ہے۔ پس پلنے والوں کو خوشخبری ہو۔

اور میرے دل میں اس کے کچھ انوار (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی) ڈالے گئے ہیں۔ مَیں تو اُن کو کسی اَور طریقے سے حاصل کرنے سے قاصر تھا۔

اللہ کی قسم! اگر قرآن نہ ہوتا تو میرے لئے زندگی میں کوئی لطف نہ رہتا۔ مَیں نے اس کا حسن لاکھ یوسفوں سے بھی زیادہ پایا چنانچہ مَیں اس کی طرف پورے زور سے کھنچتا چلا گیا اور اس کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔

اس نے میری اس طرح پرورش کی ہے جس طرح ایک جنین کی پرورش کی جاتی ہے اور اس کا میرے دل پر ایک عجیب اثر ہے اور اس کا حسن مجھے دیوانہ کئے ہوئے ہے۔ اور مجھے بذریعہ کشف معلوم ہوا ہے کہ حَظِیْرَۃُ الْقُدسِ (یعنی جنت) قرآن کریم کے پانی سے سیراب کی جاتی ہے۔ یہ آبِ حیات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جس نے بھی اس سے پانی پیا وہ نہ صرف خود ہمیشہ کی زندگی پا گیا بلکہ دوسروں کو بھی زندہ کرنے والا بن گیا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن۔ جلد ۵۔ صفحہ ۵۴۵۔۵۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت ﷺ کے بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفتِ رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں سو وہ

ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہو گئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا کہ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہو گا دنیا کی ہدایت کے لئے آیا اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اُس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا جس کا نام فرقان ہے جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۱۔ حاشیہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں: ترجمہ پیش کرتا ہوں:

اور تُو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کے رو سے کیا شے ہے؟ وہ ایک راہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔ اس میں دو نُور ہیں۔ ایک تو علوم کا نُور اور دوسرے فصاحت اور بلاغت کا نُور جو دانۂ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔ وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا۔ اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیئے۔ اور تمام اور ہر یک قسم کے نُور قرآن ہی میں ہیں۔ مگر مرنے والے دھوئیں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور مَیں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں۔ اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نُور علم کو معلوم کر لے گا۔ (نور الحق۔ جلد اوّل)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی منظوم کلام میں سے چند اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

قرآن کے پاک نُور سے روشن صبح نمودار ہو گئی اور دلوں کے غنچوں پر بادِ صبا چلنے لگی۔ ایسی روشنی اور چمک تو دوپہر کے سورج میں بھی نہیں اور ایسی کشش اور حسن تو کسی چاندنی میں بھی نہیں۔ یہ سچائی کا سورج جب اس دنیا میں ظاہر ہوا تو رات کے پجاری اُلو اپنے اپنے کونوں میں جا گھسے۔ اے کانِ حسن! مَیں جانتا ہوں کہ تُو کس سے تعلق رکھتی ہے۔ تُو تو اُس خدا کا نُور ہے جس نے یہ مخلوقات پیدا کی۔ مجھے کسی سے تعلق نہ رہا۔ اب تُو ہی میرا محبوب ہے کیونکہ اُس خدائے فریادرس کی طرف سے تیرا نُور ہم کو پہنچا ہے۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ حاشیہ صفحہ ۲۷۴ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

بقیہ صفحہ :: (1)

ہے۔ یہانتک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رِجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔

گناہ کے چھوڑنے کا طریقہ انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر ان لذات کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے۔ حیوان بھی جب معرفت پیدا کر لیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھائی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سوٹے سے ڈرتا ہے۔ بھیڑئے کے پاس اگر بکری باندھ دی جائے تو وہ گھاس نہیں کھا سکتی۔ کیا اس بھیڑئے جتنی بھی دہشت خدا تعالیٰ کی نہیں ہے؟

انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت تو یہ ہے کہ وہ سچا ایمان پیدا کرے۔ اگر یہ ایمان پیدا نہیں کرتا تو اپنی پیدائش کو عبث سمجھتا ہے اور اگر اس مجلس میں وہ ایمان نہیں ہے تو اس پر حرام ہے کہ دوسری مجلس کو تلاش نہ کرے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ تاوان نہیں چاہتا بلکہ سچا تقویٰ چاہتا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ توبہ کرتے وقت گواہ رکھ لیتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تو ایسا کیوں کرتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس لئے یہ کیا ہے کہ شاید اس توبہ کو توڑتے وقت اس گواہ ہی سے کچھ شرم آ جائے۔ لیکن آخر دیکھا کہ وہ انکی بھی پرواہ نہ کر کے توبہ توڑتا۔ کیونکہ اصل شرم تو خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے۔ جب خدا سے نہیں ڈرتا اور شرم کرتا تو اور کسی سے کیا کرے گا۔ ایسے لوگوں کی وہی مثال ہے۔

چہ خوش گفت درویش کوتاہ دست ☆ کہ شب توبہ کرد و سحر گاہ شکست

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 100-98 مطبوعہ ربوہ)

K.S RAJPUT

کشمیر جیولرز

KASHMIR JEWELLERS

Mfrs.& Supliers of : GOLD & DIAMOND JEWELLERY

Main Bazar Qadian-143516 (Pb.)

(S) 01872-21672 (R) 20260, Fax : 20063

9 عدد ملایالم کتابوں کی اشاعت

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 20 تا 22 اگست 02 کو کالیکٹ میں منعقدہ مجلس خدام الاحمدیہ کیرلہ کے صوبائی اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل ملایالم کتابوں کی رسم اجرائی عمل میں لائی گئی۔

1 سیرت حضرت احمد علیہ السلام دوسری جلد مصنفہ محترم این عبد الرحیم صاحب۔
2 حضرت رسول اللہ صلعم کی دعائیں۔ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
3 حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں۔ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
4 مجلس عرفان۔ 610 سوالوں کا جواب۔ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ۔
5 ہمارا خدا۔ حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔

خدا کے فضل سے اسی سال مندرجہ ذیل چار کتب بھی شائع ہو چکی ہیں:

6 مسیح ہندوستان میں تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام
7 الوصیت۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام
8 سیرت حضرت رسول اکرم ﷺ مصنفہ حضرت مصلح موعودؓ
9 مناظرہ قاہرہ مابین حضرت مولانا ابو العطاء صاحب و ڈاکٹر فلپ۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کتابوں کو بہت سی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا

10 جولائی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کیلئے جماعت احمدیہ کانپور نے اجتماعی دعا کی اور ایک جانور احباب جماعت کانپور اور ایک جانور لجنہ کانپور کی طرف سے صدقہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے پیارے آقا کو اپنے خاص حفظ و امان میں رکھے اور تا دیر آپکا سایہ ہم پر قائم رہے۔

عزت مآب صدر مملکت بھارت محترم اے پی جے عبد الکلام صاحب کے صدر منتخب ہونے پر جماعت احمدیہ کانپور کی جانب سے مبارکباد کا پیغام فیکس کیا گیا۔ (خاکسار خلیل احمد سیکرٹری امور عامہ و خارجہ)

احمدی ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

نصرت جہاں سکیم کے تحت ڈاکٹر صاحبان (مرد ڈاکٹرز یا دونوں میاں بیوی ہوں) جو خود کو وقف کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواستیں مع تفصیلی کوائف نام ولدیت عمر اور اپنے پروفیشن کا تجربہ اور Educational قابلیت (M.B.B.S) یا B.D.A کی نقول دفتر نظارت امور عامہ قادیان کو مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ صوبائی کی تصدیق و سفارش کے ساتھ 30 ستمبر 2002 تک بھجوا دیں۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

انگریزی ترجمہ کے ماہرین کی ضرورت ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کیلئے ماہرین کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کیلئے Qualified اور اہلیت رکھنے والے احمدی حضرات و خواتین کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ جو حضرات و خواتین انگریزی و اردو زبانوں میں مہارت رکھتے ہوں اور اس خدمت کے خواہش مند ہوں اپنی جماعت کے صدر اور امراء کی معرفت نظارت علیا سے رابطہ کریں تا کہ محترم وکیل تصنیف انجمن تحریک جدید ربوہ کو مطلع کیا جا سکے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

عراق اور مشرق وسطیٰ کی خوفناک حالت کے متعلق حضور انور کا **خطبہ جمعہ**

آج دنیا خواہ مشرق کی ہو یا مغرب کی ہو، عقلِ کل سے عاری ہے کیونکہ تقویٰ سے عاری ہے

گزشتہ چالیس سال سے مشرق اوسط کا علاقہ دکھوں اور بے چینیوں کا شکار ہے اس تمام بے چینی کی جڑ اسرائیل ہے

مغرب نے ہمیشہ اسرائیل کو فوقیت دینے کی راہ اختیار کی اور مسلمان دنیا کے مفادات کو ٹھکرا دیا

اے مسلمانو! یہ دعا کا وقت ہے۔ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں دشمن پر غلبہ نصیب ہوگا

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں پناہ لیں! آپ کے کردار میں پناہ لیں!! آپ کی سنت میں پناہ لیں!!!

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 اگست 1990ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے بارہ سال قبل خلیج کی ہولناک جنگ سے قبل اور بعد میں چند بصیرت افروز خطبات جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اہل مغرب، دنیائے اسلام اور اسرائیل کو چند نصائح فرمائی تھیں جن پر آج بھی اگر عمل ہو تو دنیا جنگ کی تباہ کاریوں سے بچ کر امن و عافیت کے دامن میں آسکتی ہے۔ چونکہ ان دنوں عراق اور امریکہ جنگ کے بادل چھا رہے ہیں لہذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات میں سے بعض کو پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دنیا کے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ جنگ کی تباہیوں سے معصوم عوام کو بچا سکیں۔..........

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

گذشتہ کئی صدیوں سے شرق اوسط کا علاقہ مسلسل انحطاط کا شکار ہے اور جنگوں اور بے چینیوں اور بدامنی اور کئی قسم کے کروب میں اور دکھوں اور تکلیفوں میں مبتلا رہا ہے لیکن گزشتہ چالیس سال سے خصوصیت کے ساتھ ان تکلیفوں اور بے چینیوں اور دکھوں میں نہ صرف اضافہ ہوا بلکہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی وجوہات معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں لیکن معلوم ہونے کے باوجود ان وجوہات پر نہ مشرق کی توجہ ہے نہ مغرب کی توجہ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چالیس سال کے دور میں جتنی بار اس علاقے کا امن پارہ پارہ ہوا اور اس کے نتیجے میں عالمی امن کو صدمے کے احتمالات پیدا ہوئے اتنی ہی بار اس کے نتیجے میں جو رد عمل مغرب نے دکھایا وہ آئندہ ایسے ہی خطرات پیدا کرنے والا رد عمل تھا اور ایسے ہی خطرات کو بڑھانے والا رد عمل تھا۔ ان کو دور کرنے والا نہیں تھا اور ہر ایسے تجربے سے گزرنے کے بعد شرق اوسط میں بسنے والے مسلمان عربوں نے جو رد عمل دکھایا وہ وہی رد عمل تھا جس کے نتیجے میں وہ پہلے بارہا نقصانات اٹھا چکے تھے اور بارہا اپنی تکالیف میں اضافہ کر چکے تھے۔ پس بار بار کے تجارب سے گزرتے ہوئے 'بار بار انہیں نتائج تک پہنچنا جو پہلی مرتبہ بھی غلط ثابت ہو چکے ہیں' یہ دانشوروں کا کام نہیں لیکن بظاہر دونوں طرف دانشور بھی موجود ہیں۔ اس لئے کچھ اور وجہ ہے جس کی بناء پر یہ صورتحال سلجھنے کی بجائے مسلسل الجھتی چلی جا رہی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اس تمام بے چینی کی جڑ اسرائیل ہے۔ اگرچہ ہر لڑائی کے بعد مغرب نے اس کا ایک تجزیہ پیش کیا اور یہ بتایا کہ مشرق وسطیٰ کے لوگوں کی کیا غلطی تھی۔ ان کے راہنماؤں کا کیا قصور تھا جس کے نتیجے میں یہ سب نقصان پہنچے ہیں لیکن کبھی بھی انہوں نے مرض کی جڑ نہیں پکڑی۔ اور اپنے طرز عمل میں اصلاح کی طرف کبھی توجہ پیدا نہیں کی۔ مثال کے طور پر اس سے پہلے جنرل ناصر کے اوپر یہ الزام لگایا جاتا تھا کہ عبدالناصر ایک پاگل شخص ہے۔ یہ اپنا توازن کھو بیٹھا ہے اس کو علم نہیں کہ اس کے مقابل پر طاقتیں کتنی غالب ہیں اور ان کے مقابل پر اس کی یا اس کے ساتھیوں کی 'سارے عربوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جتنی دفعہ یہ جنگ کو جائے گا ہر بار ہزیمت اٹھائے گا' اور پہلے سے بدتر حال کو پہنچے گا۔ اس لئے مغربی دنیا کے تجزیئے کے مطابق ایک پاگل راہنما اٹھا جس نے اپنے جوش کی وجہ سے تمام قوم کے دل جیت لئے مگر ہوش سے عاری تھا اس لئے ان کی ہوش کے لئے اس نے کوئی چارہ نہ کیا۔ نتیجۃً اس کا ہر اقدام جو اس نے اپنے دشمن کے خلاف کیا اسی پر اور اس کے ساتھیوں پر الٹا اور ہر بار جب اس کا مقابلہ غیروں سے ہوا تو نہ صرف یہ کہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہا بلکہ ہمیشہ اپنے ہاتھ سے کچھ کھویا اور مسلسل کھوتا چلا گیا۔ یہی حال کچھ عرصے تک اس کے پیچھے آنے والے دوسرے راہنماؤں کا رہا۔ پس پہلے دور کا تجزیہ مغرب کے نزدیک مسلمانوں عربوں میں سے اٹھنے والا ایک جوشیلا پاگل لیڈر تھا اور یہی تجزیہ اب صدام حسین کے بارہ میں پیش کیا جا رہا ہے اور تمام دنیا کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا رہی ہے کہ لو ایک اور پاگل لیڈر اٹھا ہے۔ ایسا پاگل لیڈر جس کی بنیادیں صرف "ناصریت" یعنی جنرل ناصر کے نظریات اور اس کے رویے پر ہی مبنی نہیں بلکہ ہٹلر میں پیوستہ ہیں اور "ہٹلریت" میں بھی پیوستہ ہیں جسے ناٹسی ازم (Naziism) بھی کہا جاتا ہے۔ اصل نام تو ناٹسی ازم ہے لیکن اس کا (Symbol) بن کر ہٹلر ابھرا تھا۔ اس لئے ہٹلرانہ طرز عمل بھی اسے کہا جا سکتا ہے تو یہ آجکل مغربی دنیا میں ٹیلی ویژنز وغیرہ کے اوپر بکثرت ہٹلر کے دور کی فلمیں دکھا رہے ہیں اور اس جنگ کے ایسے واقعات پیش کر رہے ہیں جس سے ناٹسی ازم کے دور کی یادیں مغرب میں تازہ ہو جائیں اور از خود بغیر کچھ کہے وہ ناٹسی ازم کے دور اور اس کے محرکات کو جنرل صدام حسین کے دور اور اس کے محرکات کے ساتھ وابستہ کر دیں۔ پس یہ ان کا تجزیہ ہے لیکن کسی مغربی مفکر نے یہ نہیں کہا کہ اگر یہ واقعتاً بیمار ذہن تھے جو راہنما بن کر ابھرے تو ان بیمار ذہنوں کو پیدا کرنے والی بیماری کون سی تھی۔ اور یہ نہیں سوچا کہ اگر بیمار سر اڑا بھی دیئے جائیں تو جو بیماری باقی رہے گی وہ ویسے ہی اور سر پیدا کرتی چلی جائے گی اور کبھی بھی اس بیماری سے اور اس بیماری کے اثرات سے یہ نجات

"دنیا میں آج پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ایسا ظالم اور بے حس انسان ہے کہ Poisonous گیسیں جو اعصاب کو تباہ کرنے والی یا جسم پر چھالے ڈالنے والی یا دم گھوٹنے والی گیسیں ہیں، بنی نوع انسان کے خلاف ان کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، اس لئے اس ظالم سے دنیا کو نجات دلانا ضروری ہے۔ کل یہی وہ قومیں تھیں جنہوں نے وہ گیس بنانے کے طریقے ان کو سکھائے تھے"

حاصل نہیں کر سکتے۔

وہ بیماری کیا ہے؟ وہ اسرائیل کا قیام اور اس کے بعد مغرب کا مسلسل اسرائیل سے ترجیحی سلوک ہے۔ جب بھی کسی دوراہے پر اسرائیل کے مفاد کو اختیار کرنے یا مسلمان عرب دنیا کے مفاد کو اختیار کرنے کا سوال اٹھا تو بلا استثناء ہمیشہ مغرب نے اسرائیل کو فوقیت دینے کی راہ اختیار کی اور مسلمان دنیا کے مفادات کو ٹھکرا دیا۔ پس اس بیماری کا خلاصہ ایک عرب شاعر نے اپنے ایک سادہ سے شعر میں یوں بیان کیا ہے کہ۔

من كان يلبس كلبه شی و يقنع لی جلدی

فالكلب خير عنده منی و خير منه عندی

کہ وہ شخص جو اپنے کتے کو تو پوشاکیں پہناتا ہو اور میرے لئے میری جلد ہی کافی سمجھتا ہو بلاشبہ اس کے لئے کتا مجھ سے بہتر ہے اور میرے لئے کتا اس سے بہتر ہے۔

بعینہٖ یہی مرض کی آخری تشخیص ہے۔ عرب دنیا کے دل میں یہ بات ڈوب چکی ہے اور ان کا یہ تجزیہ حقائق پر مبنی ہے کہ مغرب اپنے کتوں کو تو پوشاک پہنائے گا لیکن ہمیں ننگا رکھے گا اور یہ صورتحال اسرائیل اور عرب موازنے میں پوری طرح صادق آتی ہے۔

پس مغرب کا ردعمل ایسے مواقع پر ہمیشہ یہ ہوا کہ اس جاہل عرب دنیا سے بچنے کے لئے اور اس کے نقصانات سے دنیا کو بچانے کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ اسے پارہ پارہ کر دو، ٹکڑے ٹکڑے کر دو اور آئندہ کے لئے اس کے اٹھنے کے امکانات کو ختم کر دو۔ یہ ویسا ہی تجزیہ ہے گو اتنا ہولناک نہیں اور اتنا مجرمانہ نہیں جتنا پہلی جنگ عظیم کے بعد کیا گیا اور پھر دوسری جنگ عظیم کے بعد کیا گیا۔ دونوں صورتوں میں وہ تجزیہ ناکام رہا وہ بنیادی محرکات جو نا ٹسی ازم کو پیدا کرتے ہیں یا "ناصریت" کو پیدا کرتے ہیں یا "صدامیت" کو پیدا کرتے ہیں۔ جب تک ان محرکات پر نظر ڈال کر اس مرض کی صحیح تشخیص کر کے اس کے علاج کی طرف متوجہ نہ ہوا جائے، بار بار وہ سر اٹھتے رہیں گے جو کاٹے بھی جاتے رہیں گے اور دوسرے سروں کے کٹنے کا موجب بھی بنتے رہیں گے اور یہ پھوڑا پکتا رہے گا یہاں تک کہ کوئی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ جب مغرب کی طاقتور حکومتوں کے اختیار سے باہر نکل جائے۔ صدام حسین کو جو طاقت دی گئی ہے یہ بھی دراصل مغربیت کی ناانصافی کا ایک مظہر ہے اور ان کے بے اصول پن کا ایک مظہر ہے۔ اس سے پہلے مغرب ہی تھا جس نے خمینی ازم کی بنا ڈالی تھی۔ فرانس وہ مغربی ملک ہے جس میں امام خمینی صاحب نے پناہ لی اور بہت لمبے عرصے تک فرانس کی حفاظت میں رہے اور فرانس کے اثر اور تائید کے نتیجے میں جو پروپیگنڈا کی مہم جاری کی گئی اس نے بالآخر وہ انقلاب برپا کیا جو ابھی تک جاری ہے اور اس عرصے تک چونکہ مغرب کو یہ خطرہ تھا کہ اگر خمینی ازم اوپر نہ آیا یعنی مذہبی انقلاب برپا نہ ہوا تو شاہ کی نفرت اتنی گہری ہو چکی ہے کہ لازماً اشتراکی انقلاب برپا ہو گا۔ پس خمینی ازم یا اسلام کے اس نظریے کی محبت نہیں تھی جو ایران میں پایا جاتا ہے بلکہ اس سے بڑے دشمن کا خوف تھا جس نے ان کو مجبور کیا کہ وہ خمینی ازم کی پرورش کریں اور جب وہ طاقت پا گیا تو کیونکہ وہ مذہبی لوگ تھے اور وہ جانتے تھے کہ مذہبی جذبات کے نتیجے میں ہم ابھرے ہیں، اس لئے لازماً ان کے مفاد میں یہ بات تھی کہ مذہبی جذبات کو مشتعل رکھنے کے لئے ایک نفرت کے بدلے دوسری نفرت کی طرف رخ پھیرا جائے۔ پہلا انقلاب بھی نفرت کی بناء پر تھا اور وہ نفرت شاہ ایران اور اس کے پس منظر میں اس کے طاقتور حلیف اور سرپرست امریکہ کی نفرت تھی۔ چنانچہ یہی نفرت انہوں نے مذہبی فوائد حاصل کرنے کے لئے استعمال کی اور امریکہ کو شیطان اعظم کے طور پر پیش کیا اور ہر طرح سے قوم کے ان مذہبی جذبات کو زندہ رکھا جو نفرت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس بناء پر اس کے ردعمل میں خمینی ازم کو تقویت ملنی شروع ہوئی۔ پس پہلے بھی اس علاقے میں جو بدامنی ہوئی۔ جو خوفناک جنگیں لڑی گئیں یا فسادات برپا ہوئے یا قتل و غارت ہوئے یا ناانصافیاں ہوئیں ان کی بھی بنیادی ذمہ داری مغرب پر عائد ہوتی ہے اور بنیادی اس لئے کہ شاہ کے مظالم میں بھی مغرب ہی کی سرپرستی شامل تھی اور ذمہ دار تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ امریکہ جسے آج دنیا میں تجسس کے نظام پر اتنا عبور حاصل ہو چکا ہے کہ دور دور کے ایسے واقعات جن کے متعلق اس ملک کے رہنے والے بھی ابھی شعور نہیں پاتے۔ ابھی احساس ان کے اندر بیدار نہیں ہوتا، ان کے انٹیلی جینس کی رپورٹیں ان کو ان سے بھی باخبر کر دیتی ہیں۔ چنانچہ یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے ملک میں جو کئی انقلاب ہوئے ان میں امریکہ سے یہ شکوہ بھی کیا گیا کہ ہمیں خبر نہیں دی۔ یعنی ایک راہنما کی حکومت الٹی ہے۔ ایک پارٹی کو الٹایا گیا ہے اور وہ امریکہ سے شکوہ کر رہے ہیں کہ عجیب لوگ ہیں ہمیں خبر ہی نہیں دی۔ جس ملک میں رہتے ہو، تمہیں اپنے ملک کی خبر نہیں اور شکوہ کر رہے ہو کہ ہمیں خبر نہیں دی۔ پس شعور کی کمی جتنی زیادہ مشرق میں نمایاں ہوتی چلی جا رہی ہے اور اپنے حالات سے بے حسی جتنی بڑھتی جا رہی ہے اتنا ہی ان قوموں کے اندر دوسروں کا شعور بیدار ہو رہا ہے اور دوسروں کے معاملات میں حس تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پس یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو پتہ نہ ہو کہ شاہ ایران نے کیسے سخت مظالم توڑے ہیں اور ان کا کتنا خطرناک ردعمل ہے جو ملک میں پنپ رہا ہے ان مظالم کے دوران اس کے سر پر ہاتھ رکھنے کی اول ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے اور دنیا کا کوئی باشعور انسان امریکہ کو اس ذمہ داری سے مبرا نہیں کر سکتا۔ اس میں دشمنی یا جذبات کی بات نہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے جو ادنی سی سمجھ رکھنے والا دانشور بھی آج یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ شہنشاہیت جو ایران کی شہنشاہیت ہے وہ امریکہ کی پروردہ تھی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے سارے ردعمل کی ذمہ داری اصل میں امریکہ پر عائد ہوتی ہے اور اس ردعمل کو سنبھالنے کے لئے امریکہ نے جو طریق کار اختیار کیا وہ بھی ان کے مفاد میں یا ان کے نزدیک دنیا کے مفاد میں ضروری تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس ردعمل سے اب دو ہی طاقتیں فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ یا خمینی ازم، مذہب کی طاقت اور یا پھر اشتراکیت ہے۔ اور اشتراکیت چونکہ زیادہ سخت دشمن تھی اور اس دور میں اگر اشتراکیت کو یہاں غلبہ نصیب ہو جاتا تو جو صلح آج روس اور امریکہ کے درمیان ہوئی ہے وہ کبھی واقعہ نہیں ہو سکتی تھی پھر صدامیت پیدا نہ ہوتی پھر روس کی طرف سے اور روسی ایران کی طرف سے مشرق وسطی کے امن کو شدید خطرہ درپیش ہوتا اور ایسا خطرہ درپیش ہوتا جس کا کوئی مقابلہ ان کے پاس نہ تھا، مقابلہ کرنے کی کوئی طاقت ان کے پاس نہیں تھی۔ پس بہرحال اپنے مفاد میں اور جسے جس طرح یہ پیش کرتے ہیں کہ ساری دنیا کے امن کے مفاد میں انہوں نے خمینی ازم کو پیدا کیا اور اس کی پرورش کی۔ یہاں تک کہ جب وہ طاقت پکڑ گیا تو انہوں نے اپنی عقل استعمال کرتے ہوئے اپنے نظام کی بقاء کی خاطر اور امریکہ کے بداثرات سے اسے بچانے کے لئے ایک درمیانی راہ اختیار کی جو درمیانی راہ ان معنوں میں تھی کہ روس اور امریکہ کے بیچ میں چلتی تھی مگر اسلامی انصاف کے لحاظ سے وہ درمیانی راہ نہیں تھی کیونکہ انہوں نے اپنے دائیں بھی قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور اپنے بائیں بھی قتل و غارت کا بازار گرم کیا اور اسلام کے نام پر ایسا کیا۔

پس عالم اسلام کو کئی نقصانات پہنچے اور پھر ایران سے اپنا بدلہ لینے کے لئے صدامیت "کو پیدا کیا گیا اور عراق کی ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی گئی اور تمام عرب طاقتیں جو ان کے زیر نگین تھیں ان کے ذریعے بھی مدد کروائی گئی اور براہ راست بھی۔ یہاں تک کہ ایک موقعہ پر جب کہ عراق کو شدید خطرہ لاحق ہوا اور صاف نظر آنے لگا کہ

"صاحب ہوش مغرب کے حالات کا تجزیہ کریں تو وہ بھی جاہل ہے اور بے وقوف ہے اور بار بار کے نقصانات کے باوجود آج تک نصیحت نہیں پکڑ سکا کہ اصل بیماری کیا ہے اور جب تک یہ بیماری رہے گی دنیا کے لئے خطرات ہمیشہ اسی طرح ان کے سر پر منڈلاتے رہیں گے۔ اور مقابل پر مسلمان ممالک نے بھی بار بار کی تکلیفیں اٹھانے کے باوجود نصیحت نہیں پکڑی اور بار بار انہیں غلطیوں میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں" ....

ایرانی فوجیں اب بغداد پر قابض ہو جائیں گی تو اس وقت امریکہ نے کھلم کھلا اعلان کیا کہ ایسا نہیں ہوگا یا ایسا نہیں کرنے دیا جائے گا۔ چنانچہ بڑی تیزی کے ساتھ ان کی مدافعانہ طاقت کو بڑھا کر جارحانہ طاقت میں تبدیل کیا گیا اور یہ جو دنیا میں آج پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ ایسا ظالم اور بے حس انسان ہے کہ Poisonous گیسیں جو اعصاب کو تباہ کرنے والی یا جسم پر چھالے ڈالنے والی یا دم گھونٹنے والی گیسیں ہیں، بنی نوع انسان کے خلاف ان کو استعمال کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے، اس لئے اس ظالم سے دنیا کو نجات دلانا ضروری ہے۔ کل یہی وہ قومیں تھیں جنہوں نے وہ گیس بنانے کے طریقے ان کو سکھائے تھے۔ ان کے علم میں تھا اور ان کی آنکھوں کے سامنے مسلسل وہ فیکٹریاں بنائی گئیں اور ان کا Know How ان کو عطا کیا گیا کیونکہ اس وقت مقابل پر بڑا دشمن ایران تھا اور ان قوموں کا یہ کہنا اگر آج یہ کہیں کہ ہمیں تو علم نہیں، یہ کام تو عراق نے خفیہ طور پر خود بخود کر لئے، بالکل جھوٹ ہے۔

لیبیا میں جب گیسوں کے کارخانوں کا آغاز ہوا تو اس وقت انہوں نے وہاں بمباری

"امن اور دوستی کے زمانے میں اعتماد کرتے ہوئے ایک بین الاقوامی مالی نظام کے تحفظات سے استفادہ کرتے ہوئے یا ان پر غلطی سے یقین کرتے ہوئے جب دولتیں ان کے بینکوں میں جمع کرائی جاتی ہیں تو کیا حق ہے ان کا کہ کسی دشمنی کے وقت بھی ان کی دولت کے اوپر ہاتھ رکھ دیں اور کہیں کہ اس کو ہم بنی نوع انسان کے فائدے میں سیل (Seal) کر رہے ہیں، سربمہر کر رہے ہیں۔ کتنے ہی مشرقی ممالک ہیں جن کی دولتیں اس طرح ہر لڑائی اور ہر خطرے کے وقت سربمہر کر دی گئیں اور اب بھی کویت کی دولت سربمہر کی گئی لیکن وہ ان کو بعد میں ان کی دوستی کی وجہ سے چھوڑ دینے کی نیت سے اور عراق کا سارا سرمایہ جو غیر ملکوں میں تھا اسے سربمہر کر دیا گیا، تو یہ دجل کی باریکیاں ہیں"......

کی اور دنیا میں اعلان کیا کہ ہم کسی قیمت پر اس کارخانے کو قائم نہیں ہونے دیں گے کیونکہ یہ دنیا کے امن کے لئے بہت بڑا خطرہ ہوگا اور پھر تفاصیل بیان کیں جو حیرت انگیز طور پر درست تھیں۔ انہوں نے کہا کہ لیبیا کہتا ہے کہ ہم یہ گیسیں نہیں بنا رہے بلکہ دوسری قسم کی فرٹیلائزر یا اور کیمیا تیار کر رہے ہیں تو ہم ان کی تصویریں آپ کو دکھاتے ہیں اندر سے۔ یہ وہ کارخانہ ہے یہاں یہ چیزیں بن رہی ہیں۔ اور یہ یہ چیزیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اتنی ہو چکی ہیں۔ ایک ایک جزء، ایک ایک تفصیل کا ان کو علم تھا اور دنیا کے سامنے اس کو پیش کیا تو عراق کے معاملے میں کس طرح آنکھیں بند تھیں جب اس کی پشت پر یہ کھڑے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی قیمت پر بھی ایران کو عراق پر یا عرب دنیا پر فوقیت حاصل نہ ہو اور غلبہ حاصل نہ ہو ورنہ ان کو خطرہ تھا کہ پھر سارا معاملہ ان کے اختیار اور قبضۂ قدرت سے باہر نکل جائے گا اور اس وقت ایران شور مچا رہا تھا کہ ظلم ہو گیا اندھیر نگری ہے ایسی سفاکی ہے۔ وہ اپنے بیماروں کی تصویریں دکھا رہا تھا اور چند ایک معمولی جھلکیوں کے بعد انہوں نے وہ منظر دنیا کے سامنے لانے بند کر دیئے۔ اب جبکہ اسے جس کو یہ سرپھرا کہتے ہیں اور بیمار دماغ کہتے ہیں، اس بیمار دماغ کو جس کو انہوں نے خود پیدا کیا ہے جب اس بیمار دماغ کو ذلیل اور رسوا کرنا پیش نظر ہے تو وہی تصویریں جو ایران کے وقت پہلے ایران دکھایا کرتا تھا وہ اب یہ ساری دنیا کو دکھا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ایسا ظالم شخص جس نے اپنے بھائی ایرانی مسلمانوں پر ایسے ظلم کئے تھے اس کے ظلم سے دنیا کیسے بچے گی۔ کیسے وہ دوسروں پر رحم کرے گا یا ان سے انسانیت کا سلوک کرے گا تو یہ ردعمل جو ہے یہ بھی وہی پرانے ردعمل اور وہی پرانا طریق یعنی بیماری کو نہیں دیکھتے جو بیمار سر پیدا کرتی ہے۔ ان طاقتوں کو جو یہ خود طاقتیں ہیں نظر انداز کر دیتے ہیں جو بیماری پیدا کرنے میں مسلسل ممد رہتی ہیں اور ایک بیماری کو آغاز سے لے کر نقطۂ انجام تک پہنچاتی ہیں۔ بلکہ آخر پر توجہ صرف بیمار سروں کی طرف مبذول کرا دیتے ہیں کیونکہ ان کو انہوں نے تن سے جدا کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے دنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ ہم مجبور ہیں ایک پاگل ذہن ابھرا ہے جس کا یہ مقدر ہے کہ اسے تن سے جدا کیا جائے ورنہ وہ باقی دنیا کے سروں کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا۔

آخری بات وہی ہے۔ یہ بیمار ذہن کیوں پیدا ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ مسلسل مغرب کا سلوک خصوصاً عرب مسلمانوں سے اور ایران کے مسلمانوں سے ظالمانہ رہا ہے، سفاکانہ رہا ہے، جارحانہ رہا ہے اور باوجود اس کے کہ ان میں سے بہت سے ممالک کی دوستیوں کے ہاتھ انہوں نے جیتے، ان کی سرپرستیاں کیں اور بظاہر ان کے مددگار بنے لیکن عملاً اس کی وجہ واضح تھی کہ ان سے استفادہ کرنے کے لئے سب سے اچھا ذریعہ ان سے دوستی پیدا کرنا تھا۔ ان کے تیل کی دولت تمام کی تمام اپنے بینکوں میں رکھوائی اور اس سے دہرا فائدہ اٹھایا۔ ایک تو یہ کہ وہ بہت بڑے دولت کے ذخائر بن گئے جس سے ان کی سرمایہ کاری کو غیر معمولی تقویت ملی اور دوسرے ہر خطرے کے وقت ان کی دولت پر قابض ہونے کا اختیار ان کو حاصل ہو گیا۔ اب جہاں دوسری جگہ امانت کی باتیں کرتے ہیں وہاں ان کے امانت کے تصور بدل جاتے ہیں یعنی ایک شہری جب دوسرے ملک میں جاتا ہے تو وہ اس کی امانت ہے اس میں خیانت نہیں کرنی چاہئے مگر امن اور دوستی کے زمانے میں اعتماد کرتے ہوئے ایک بین الاقوامی مالی نظام کے تحفظات سے استفادہ کرتے ہوئے یا ان پر غلطی سے یقین کرتے ہوئے جب دولتیں ان کے بینکوں میں جمع کرائی جاتی ہیں تو کیا حق ہے ان کا کہ کسی دشمنی کے وقت بھی ان کی دولت کے اوپر ہاتھ رکھ دیں اور کہیں کہ اس کو ہم بنی نوع انسان کے فائدے میں (سیل) (Seal) کر رہے ہیں، سربمہر کر رہے ہیں۔ کتنے ہی مشرقی ممالک ہیں جن کی دولتیں اس طرح ہر لڑائی اور ہر خطرے کے وقت سربمہر کر دی گئیں اور اب بھی کویت کی دولت سربمہر کی گئی لیکن وہ ان کو بعد میں ان کی دوستی کی وجہ سے چھوڑ دینے کی نیت سے اور عراق کا سارا سرمایہ جو غیر ملکوں میں تھا اسے سربمہر کر دیا گیا، تو یہ دجل کی باریکیاں ہیں لیکن ان تمام چالاکیوں کو اور ان تمام ظلموں کو یہ ایک نہایت نفیس Civilize زبان میں پیش کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اور اس میں درجہ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ اس کے مقابل پر ہر دفعہ بدنصیب عرب مسلمان دنیا نے ہوش کا جوش سے مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر دفعہ جوش کو ہوش سے ٹکرا کر جوش کو پارہ پارہ کروایا ہے اور مسلمان دنیا کو مزید ذلیل و رسوا کروایا ہے سب سے بڑی غلطی عرب دنیا نے یہ کی اور ہمیشہ کرتی چلی گئی کہ یہ سیاسی محرکات اور یہ دنیاوی معاملات جن میں خود غرض قوموں کا ردعمل مذہب کی تفریق کے بغیر ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے ان محرکات کو ان کے مواضع پر جہاں یہ واقع ہیں، ان تک رکھنے کی بجائے ان کو مذہب میں تبدیل کر دیا گیا اور جو نفرت پیدا کی گئی وہ اسلام کے نام پر پیدا کی گئی ان قوموں کا جن قوموں نے آپ کے مفادات پر حملہ کیا ہے، مقابلہ کرنے کا انسانیت آپ کو حق دیتی ہے۔ اس کو بے وجہ اسلامی جہاد میں تبدیل کر کے ان کو اور موقعہ دیا گیا کہ پہلے تو یہ صرف اسلامی دنیا پر حملہ کرتے تھے۔ اب وہ اسلام پر بھی حملہ کریں اور تمام بنی نوع انسان کو کہیں کہ اصل بیماری اسلام ہے۔ اسرائیلیت نہیں ہے۔ ہماری ناانصافیاں نہیں ہیں بلکہ اسلام ایک کج مذہب ہے جو کجی پیدا کرتا ہے۔ ایک غیر منصفانہ مذہب ہے جو غیر منصفانہ خیالات کو فروغ دیتا ہے اور ساری بیماریاں اسلامی طرز فکر میں ہیں۔ چنانچہ ایران کے ردعمل میں بھی جو غیر اسلامی ردعمل تھا اور جس کا اسلام سے کوئی دور کا بھی واسطہ نہیں تھا لیکن دنیاوی اصول کے مطابق اگر اس کو پیش کیا جاتا تو بہت حد تک دنیا کو مطمئن کروایا جا سکتا تھا کہ ہم مظلوم رہے ہیں اب ہمارا وقت ہے انتقام لینے کا، ہم مجبور ہیں۔ دنیا کسی حد تک اس کو سمجھ سکتی تھی۔ لیکن اسلامی دنیا کی لیڈر شپ کی جہالت کی حد ہے کہ قول سدید کی بجائے، دنیا کو صاف بات بتانے کی بجائے کہ ہم مجبور ہیں۔ ہم بے اختیار ہیں۔ جب بھی ہمیں موقعہ ملے گا، انہوں نے ہمارے اندر اتنی نفرتیں پیدا کی

ہیں اور ناانصافیوں کی اتنی صدیاں ہمارے موجودہ رد عمل کے پیچھے کھڑی ہیں کہ ہم مجبور ہو کر ایک کمزور آدمی کا رد عمل دکھائیں گے۔ جس کے ہاتھ میں جب اینٹ آتی ہے تو وہ اٹھا کر مارتا ہے۔ پھر یہ نہیں سوچا کرتا کہ اس کے نتیجے میں اس کو کیا سزا ملے گی یا طاقتور اس سے کیا سلوک کریں گے۔ اس صورتحال کو تقویٰ کے ساتھ اور اسلامی تعلیم کے مطابق قول سدید کے ساتھ نتھار کر اور کھول کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی بجائے 'جس میں غیر معمولی فوائد مضمر تھے' انہوں نے پھر اسلام پر حملہ کروانے کے ان کو مواقع فراہم کئے۔ پہلے کہا کہ ہمارے بدن پر حملہ کرو۔ پھر کہا کہ آؤ اب ہماری روح پر بھی حملہ کرو۔ اور ایسی ظالمانہ طور پر اسلامی تعلیم کو توڑ مروڑ کر پیش کیا کہ اس کے نتیجے میں دنیا کے تمام اہل دانش جانتے تھے کہ یہ مذہبی رد عمل نہیں ہے۔ اس لئے اگر یہ مذہبی کہتے ہیں تو بہت اچھا' ہم ان کے مذہب پر حملہ کرتے ہیں اور دنیا کو بتاتے ہیں کہ مذہب ٹیڑھا ہے۔ ان کے دماغ ٹیڑھے نہیں ہیں۔

پس وہ سرجن کو یہ بیمار سروں کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرتے تھے اور جو ان کی پیدا کردہ بیماریوں کی وجہ سے بیمار ہوئے تھے 'اسی مسلمان دنیا نے ان کو موقعہ فراہم کیا کہ ان کی بیماری کی وجہ بھی اسلام قرار دیا جائے اور غلط تشخیص دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کی جائے اور دنیا اس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے کیونکہ جو بیمار ہے اس کی بات زیادہ سنی جاتی ہے۔ بیمار کہتا ہے کہ میرے سر میں درد ہے اور ساتھ بتاتا ہے کہ میں نے یہ کھایا تھا اور یہ حرکت کی تھی۔ اس کے نتیجے میں سر میں درد ہے پھر ڈاکٹر اگر کچھ اور بات کہے بھی تو اس پر کسی کو اطمینان نہیں ملتا۔ چنانچہ جب یہ بیمار سر دنیا کو دکھائے جاتے ہیں تو ساتھ کہتے ہیں کہ اس کی بہت اعلیٰ تشخیص خود اس بیمار نے کر دی ہے۔ یہ بیمار کہتا ہے کہ میرا مذہب پاگل ہے۔ میرا مذہب، مجھے ناانصافیوں پر مجبور کرتا ہے۔ میرا مذہب مجھے کہتا ہے کہ عورتوں اور بچوں سے ظلم کرو اور اس طرح تم اپنے بدلے اتارو۔ اور اس طریق پر تمہیں انتقام لینے کا اسلام حق دیتا ہے۔ Sabotage کرو۔ بموں سے شہروں کا امن اڑاؤ' جس طرح بھی پیش جاتی ہے تم اپنے دکھوں کا بدلہ لو اور تمہارے پیچھے خدا کھڑا ہے اور اسلام کھڑا ہے اور تمہیں تعلیم دیتا ہے کہ مذہب کے نام پر ایسا کرو۔ بالکل غلط بات تھی۔ اس میں اس کا ادنیٰ سا بھی کوئی جواز نہیں تھا۔ جو باتیں مَیں نے بیان کی ہیں یہ ایسی باتیں ہیں جو دنیا کے سامنے کہیں بھی آپ پیش کریں دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہو گی کہ بیمار سر کیوں ہیں اور بیماری کی وجہ کیا ہے لیکن ان ظالموں نے خود اپنے اوپر ہی حملہ نہیں کرنے دیا بلکہ اپنے مذہب کو بھی حملے کا نشانہ بنانے کے لئے سامنے پیش کر دیا۔ یہ ہے خلاصہ ظلم و ستم کا جو اس وقت روا رکھا جا رہا ہے اور ضرورت ہے' آج سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ اسلامی لیڈر شپ ان محرکات کو' ان مواجہات کو سمجھے اور تمام تر توجہ اصل بیماری کی طرف مبذول کرے اور مبذول کروائے اور دنیا کے سامنے یہ تجزیے کھول کر رکھے کہ ہم مجبوراً صدام کے مقابل پر تمہارے ساتھ شامل ہوئے ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم بری الذمہ ہو اور اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ

> "تقویٰ کی دولت کے امین اے محمد مصطفیٰ ؐ کی جماعت! اے مسیح محمدی کی جماعت!! تمہیں بنایا گیا ہے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرو اور جب تک تم اس امانت کے امین بنے رہو گے خدا تمہیں ہمیشہ غلبہ عطا کرے گا اور ناممکن کو تم ممکنات بنا کر دکھاتے چلے جاؤ گے"

صدام کا دور کرنا یا عراق کی بربادی عالم اسلام کا علاج ہے۔ یہ عالم اسلام کے لئے مزید تباہی کا موجب بنے گا اور وہ محرکات جاری رہیں گے اور وہ بیماریاں باقی رہیں گی جن کے نتیجے میں بار بار مشرق وسطی کا امن برباد ہوتا ہے اور بار بار دنیا کو ان سے خطرہ محسوس ہوتا ہے پس جہاں تک انصاف کا تعلق ہے اس طرف واپس جا کر دیکھیں تو اسرائیل نے ہر لڑائی کے بعد کچھ مسلمان علاقوں پر قبضہ کیا اور اسے دوام بخشنے میں مغربی طاقتوں نے ہمیشہ اس کا ساتھ دیا۔ ایک انچ زمین بھی ایسی نہیں جسے خالی کروایا گیا ہو سوائے مصر کے اور اس وقت مصر کے سیناء کے ریگستان کو جب یہودی تسلط سے خالی کروایا گیا تو پہلے مصر کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا گیا۔ اسرائیل سے ایسی صلح کرنے پر مجبور کیا گیا جس کے نتیجے میں ان کا تخمینہ یہ تھا کہ مصر ہمیشہ کے لئے اسلامی دنیا سے کٹ جائے گا اور ان کی دشمنیوں کا نشانہ بن جائے گا اور اس بناء پر اس کی بقاء ہم پر منحصر ہو گی اور جب تک ہم اس کا سہارا بنے رہیں گے یہ زندہ رہے گا۔ ورنہ یہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ یہ وہ تخمینے تھے جن کی بناء پر انہوں نے ریگستان کے وہ علاقے مصر کو واپس دلوا دیئے جو یہود کے تسلط میں تھے لیکن اس کے علاوہ کہیں بھی ایک انچ زمین بھی واپس نہیں کرائی گئی یعنی اسرائیل سے ان لوگوں کی زمین واپس نہیں کروائی گئی جو گر کر ذلت کی صلح پر آمادہ نہیں تھے۔ Jorden کتنی دیر ان کا دوست رہا ہے۔ ابھی بھی جب وہ خبروں میں اس کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارا دوست۔ سب سے زیادہ اس پر انحصار کیا۔ کہتے ہیں کتنے ہم پاگل تھے کیسا بے وفا دوست نکلا۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ تم نے اس دوستی میں اس کو دیا کیا ہے؟ تمام عرصہ اس دوست کے وطن کا نہایت قیمتی ایک ٹکڑا اس کے دشمنوں کے قبضے میں رہا اور تم نے ہمیشہ دشمن کو طاقت دی اور دشمن کو اس ناجائز قبضے کو برقرار رکھنے میں مدد دی اور اس کے باوجود یہ تمہارا دوست تھا۔

قرآن کریم نے جہاں فرمایا ہے کہ غیروں کو دوست نہ بناؤ۔ اس سے بھی بعض غلط فہمیاں پیدا کی گئیں اور اس کے نتیجے میں بعض وسطی زمانوں کے مسلمان علماء نے اسلام کو مزید بدنام کروایا۔ یہ وہ موقع ہے جن میں اسلام فرماتا ہے کہ غیروں سے دوستیاں نہ کرو۔ اسلام اور انصاف کے تقاضوں کو بیچتے ہوئے دوستیاں نہ کرو۔ یہ وہ پس منظر ہے جس میں تعلیم ہے اور ساتھ ساتھ ذکر فرما دیا گیا کہ وہ لوگ جو تم سے دشمنی نہیں کرتے۔ جو تم سے ناانصافی کا سلوک نہیں کرتے ان سے دوستی سے خدا تمہیں منع نہیں کرتا بلکہ ان سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ اسلام ہے لیکن اسلام کی وہ تعلیم جو عقل کی تعلیم ہے اسے انہوں نے ہمیشہ نظر انداز کیا اور اس تعلیم پر عمل کیا جس کو خود بے عقلی کے معنی پہنائے۔ پس جہاں دوستی سے منع کیا گیا وہاں دوستیاں کیں۔ جہاں دوستیاں کرنے کی تلقین کی گئی اور طریقہ سکھایا گیا کہ کس قسم کی دوستیاں کرنی ہیں وہاں دوستیاں سے باز رہے۔ پس ان کی بیماری کی آخری شکل یہی بنتی ہے کہ تقویٰ سے دور جا چکے ہیں قرآن کریم کی تعلیم سے دور جا چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم نے فرمایا کہ مومن ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا لیکن کتنی بار ڈسے جا چکے ہیں۔ اسی سوراخ میں دوبارہ انگلیاں ڈالتے ہیں اور اسی سوراخ سے بار بار ڈسے جاتے ہیں اور آج تک انہوں نے ہوش نہیں پکڑی۔ پس صاحب ہوش مغرب کے حالات کا تجزیہ کریں تو وہ بھی جاہل ہے اور بے وقوف ہے اور بار بار کے نقصانات کے باوجود آج تک نصیحت نہیں پکڑ سکا کہ اصل بیماری کیا ہے اور جب تک یہ بیماری رہے گی دنیا کے لئے خطرات ہمیشہ اسی طرح ان کے سر پر منڈلاتے رہیں گے۔ اور مقابل پر مسلمان ممالک نے بھی بار بار کی تکلیفیں اٹھانے کے باوجود نصیحت نہیں پکڑی اور بار بار انہیں غلطیوں میں مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کا کیا علاج ہے۔ اس کا صرف ایک علاج ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ہمیں سکھلایا اور جس کی طرف مَیں نے آپ کو پہلے بھی توجہ دلائی تھی اور اب پھر دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم نے فرمایا: مختلف بڑی لمبی پیشگوئیاں ہیں ان میں سے ایک ٹکڑا میں آپ کو بتاتا ہوں۔ آخری زمانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یاجوج ماجوج دنیا پر قابض ہو جائیں گے اور موج در موج اٹھیں گے اور تمام دنیا کو ان کی طاقت کی لہریں مغلوب کر لیں گی۔ اس وقت دنیا میں مسیح نازل ہو گا اور مسیح علیہ السلام اپنی جماعت کے ساتھ ان کے مقابلے کی کوشش کرے گا۔ ان کے مقابلے کا ارادہ کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے یہ فرمائے گا کہ **لایدان لاحد لقتالھما** کہ ہم نے جو یہ دو قومیں پیدا کی ہیں ان دونوں سے مقابلے کی دنیا میں کسی انسان کو طاقت نہیں بخشی۔ تمہیں بھی نہیں بخشی۔ ایک علاج ہے کہ تم پہاڑ کی پناہ میں چلے جاؤ اور دعائیں کریں۔ دعا ہی وہ طاقت ہے جو ان قوموں پر غالب آئے گی۔

اس میں پہاڑ سے کیا مراد ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کریم وہ پہاڑ ہے جس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ (سورہ الحشر: آیت ۲۲) کہ یہ قرآن اگر ہم پہاڑ پر بھی اتارتے تو وہ اس کی عظمت سے خشیت اختیار کرتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، گر جاتا لیکن اس میں نصیحتیں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے آیات ہیں جو فکر کرنے کے عادی ہیں۔ مراد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کو پہاڑوں پر عظمت حاصل تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم پہاڑوں میں سب سے سربلند پہاڑ تھے۔ دنیا کے پہاڑوں میں تو یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کلام کی عظمت اور جلال کو برداشت کر سکے لیکن ایک محمد مصطفیٰؐ ہیں جو سب سے سربلند پہاڑ تھے اور سب سے قوی پہاڑ تھے۔ پس مراد یہی ہے کہ محمد مصطفیٰؐ کی عظمت کی طرف لوٹو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ و سلم کی تعلیم میں پناہ مانگو۔ اس سے طاقت پاؤ اور اگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کی عظمت کی طرف لوٹو گے اور اس میں پناہ لے کر دعائیں کرو گے تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم کے سائے میں پلنے والی دعائیں کبھی ناکام نہیں جایا کرتیں۔ اس عظمت سے پھر تم بھی حصہ پاؤ گے۔ تمہاری دعائیں حصہ پائیں گی اور دوسرا سبق اس میں یہ ہے کہ اس زمانے کے تمام مسلمانوں میں سے کسی کے متعلق نہیں فرمایا کہ خدا ان کو کہے گا کہ تم دعائیں کرو۔ صرف مسیح اور مسیح کی جماعت کے متعلق یہ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کا اس زمانے میں حقیقت میں دعا سے ایمان ہی اٹھ چکا ہو گا۔ دعا کو وہ لوگ اہمیت نہیں دیں گے۔ اس لئے جن لوگوں کو دعا کی اہمیت ہی کوئی نہیں ان کو دعا کا نسخہ بتانا ہی بالکل بے کار بات ہے۔ چنانچہ اب آپ دیکھ لیجئے کہ کتنے ہی مسلمان راہنماؤں کے بڑے بڑے بیانات آ رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ امریکہ کی طرف دوڑو اور اس سے پناہ لو اور اس سے مدد لو۔ اور کوئی ایران سے صلح کر رہا ہے یا اپنی تقویت کی اور باتیں بیان کر رہا ہے کسی ایک نے، کسی ایک نے بھی خدا کی پناہ میں جانے کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و سلم کی پناہ میں جانے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ کسی نے یہ نصیحت نہیں کی کہ اے مسلمانوں! یہ دعا کا وقت ہے۔ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے ذریعہ ہی تمہیں دشمن پر غلبہ نصیب ہو گا۔ پس ایک جماعت ہے اور صرف ایک جماعت ہے جو مسیح محمد مصطفیٰؐ کی جماعت ہے جس کے متعلق خدا نے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ اگر عالم اسلام کو بچایا گیا تو اس جماعت کی دعاؤں سے بچایا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و سلم کی عظمت میں پناہ لیں۔ آپ کی تعلیم میں پناہ لیں۔ آپ کے کردار میں پناہ لیں۔ آپ کی سنت میں پناہ لیں۔ اور پھر دعائیں کریں۔ پس اس سارے مسئلے کا اگر کوئی عارضی حل تجویز بھی کیا گیا تو ایک بات تو بڑی بالکل واضح ہے کہ وہ حل پہلے سے بدتر حال کی طرف مشرق وسطیٰ کے رہنے والوں کو بھی لوٹائے گا۔ اور دنیا کو بھی لوٹائے گا۔ بہت دردناک حالات پیدا ہونے والے ہیں اور جہاں تک بیماریوں اور دکھوں کا تعلق ہے اس کا کوئی حل نہیں ہو گا۔ وہ حل اگر ہے تو آپ کے پاس یعنی مسیح محمدیؐ کی جماعت کے پاس ہے۔ آپ دعائیں کریں اور دعائیں کرتے چلے جائیں کیونکہ یہ تکلیفوں کا زمانہ ابھی لمبا چلنے والا ہے۔ ابھی حالات نے کئی پلٹے کھانے ہیں۔ کئی نئے ادوار میں داخل ہونا ہے اس لئے دعا کے لحاظ سے ابھی تاخیر نہیں ہے۔ ہم تو پہلے بھی دعائیں کرنے والے لوگ ہیں لیکن آج کی دنیا میں ان حالات کے پیش نظر، اس تجزیے کے پیش نظر جو مَیں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دعا کے سوا آج ان دنیا کی امراض کا اور امت مسلمہ کی امراض کا اور کوئی چارہ نہیں اور اہل مغرب کے لئے بھی دعا کریں کہ خدا ان کو عقل دے۔ بار بار وہ اپنی چالاکیوں اور اعلیٰ سیاست کے ذریعے دنیا کے مسائل حل کرنے کی کوشش کر چکے ہیں اور ہر بار ناکام رہے ہیں ایک بار بھی ان کی چالاکیاں دنیا کے کام نہیں آئیں کیونکہ ان کی چالاکیوں میں خود غرضی ہوتی ہے۔ اور نفسانیت محرک بنتی ہے آخری فیصلوں کے لئے۔ پس عقل کل کا تقویٰ سے تعلق ہے۔ یہ بات دنیا کو آج تک سمجھ نہیں آئی۔ قرآن کریم جب تقویٰ پر زور دیتا ہے تو پاگل ملائیت پر زور نہیں دیتا۔ ایسے تقویٰ پر زور دیتا ہے جس سے فراست پیدا ہوتی ہے جس سے مومن خدا کے نور سے دیکھنے لگتا ہے اور عقل کل اور تقویٰ دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ ہر چالاکی جو تقویٰ سے عاری ہو گی وہ لازماً بالآخر ناکامی پر منتج ہو گی اسے چالاکی کہہ سکتے ہیں اسے عقل نہیں کہہ سکتے۔

پس آج دنیا خواہ مشرق کی ہو یا مغرب کی ہو، عقل کل سے عاری ہے کیونکہ تقویٰ سے عاری ہے اور تقویٰ کی دولت کے امین اے محمد مصطفیٰؐ کی جماعت! اے مسیح محمدی کی جماعت!! تمہیں بنایا گیا ہے۔ پس اس امانت کا حق ادا کرو اور جب تک تم اس امانت کے امین بنے رہو گے خدا تمہیں ہمیشہ غلبہ عطا کرے گا اور ناممکن کو تم ممکنات بنا کر دکھاتے چلے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے۔

(منقول از خلیج کا بحران اور نظام جہان نو صفحہ 33 تا 47)

منظوم کلام ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ

اے خوشا وقت کہ پھر وصل کا ساماں ہے وہی
دستِ عاشق ہے وہی یار کا داماں ہے وہی

دل کے آئینہ میں عکسِ رُخِ جاناں ہے وہی
مردمِ چشم میں نقش شہِ خوباں ہے وہی

ہوگئی دور غمِ ہجر کی کلفت ساری
شکر صد شکر کہ اللہ کا احساں ہے وہی

مژدہ اے جان و دلم پھر وہی ساقی آیا
ہے وہی بزم وہی، ساغرِ گرداں ہے وہی

مل گئے طالب و مطلوب گلے آپس میں
ربِّ محسن ہے وہی بندۂ احساں ہے وہی

پھر وہی جنت فردوس ہے حاصل مجھ کو
نخلِ ایماں ہے وہی چشمۂ عرفاں ہے وہی

ذرّے ذرّے میں مرے رچ گیا دلدار ازل
ذکر میں لب پہ وہی فکر میں پنہاں ہے وہی

آتش عشق نہ محبت کا وہی زور ہے پھر
قلب بریاں ہے وہی دیدۂ گریاں ہے وہی

دیکھئے کیا ہوا کہ اب ایک ہوئے ہیں دونو
چاکِ داماں ہے وہی چاکِ گریباں ہے وہی

پھر اسی تیغِ نظر سے یہ جگر ہے گھائل
طائر دل کے لئے ناوک مژگاں ہے وہی

روئے تاباں کو مرے یار کے دیکھے تو کوئی
مسکراہٹ ہے وہی چہرہ خنداں ہے وہی

درخواست دعا

خاکسار کے پوتے عزیزم نوید احمد سلمۂ ابن محمد اقبال صاحب B.E فائنل کا امتحان دینے والے ہیں۔عزیز کی نمایاں کامیابی، مستقبل میں بھی بابرکت مقام کے حصول کیلئے درخواست دعا ہے۔

(حضرت صاحب ایم منڈا سگر ہبلی)

مکرم عبدالخالق صاحب نائک آف آسنور عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔گردوں میں تکلیف ہے۔کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 100 روپے۔

(مسعود احمد ڈار سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور)

مکرم سیٹھ نثار احمد صاحب چنتہ کنٹہ اپنے دونوں بیٹوں ڈاکٹر فرحان احمد صاحب متعلم M.B.B.S گلبرگہ یونیورسٹی وطیب احمد متعلم حیدرآباد کی اعلیٰ تعلیم کے حصول دینی دنیاوی ترقیات روشن مستقبل، صالح، خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 500 روپے۔

(نصیر احمد خادم نمائندہ بدر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

چوبیس گھنٹے خدمت پر مامور ادارہ

ربوہ کا فضل عمر ہسپتال

خدمت خلق کی ایک نادر مثال

مکرم یوسف سہیل شوق صاحب مرحوم

انتہائی نگہداشت کا وارڈ

Intensive and Coronary Care Unit

دل کے مرض (ہارٹ اٹیک) اور شدید نوعیت کے مریضوں کے علاج و معالجہ کے لئے جدید سہولتوں سے آراستہ وارڈ قائم ہے جس کے دو حصے ہیں۔جس میں ہر مرض کے ساتھ مانیٹر (دل کی حرکت، بلڈ پریشر، نبض) کو جانچنے کا آلہ لگا ہوا ہے۔مریضوں کے لئے آکسیجن کا مرکزی نظام ہے جو ہر مریض کو آکسیجن مہیا کرتا ہے اس یونٹ میں ایئر کنڈیشنگ کا انتظام ہے تربیت یافتہ عملہ ہمہ وقت ڈیوٹی پر مامور ہوتا ہے اور مریضوں کی نگہداشت کرتا ہے۔

شعبہ امراض بچگان

فضل عمر ہسپتال میں بچوں کے علاج و معالجہ کے لئے علیحدہ شعبہ یا وارڈ قائم ہے جس میں مکرم ڈاکٹر مسیح الاحمد صاحب اور ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب چائلڈ سپیشلسٹ خدمات بجا لا رہے ہیں۔اس شعبہ یعنی (I.C.U) میں شدید نوعیت کے مریضوں کے علاج و معالجہ کی جدید سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔

ایک ماہ سے کم عمر کے بچوں کے لئے Incubator کی سہولت موجود ہے۔

نوزائیدہ بچوں کے لئے جن کو یرقان ہو فوٹو تھراپی کی تین مشینیں موجود ہیں اور ایسے بچوں کا خون بھی تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

شدید بیمار بچوں کی مانیٹرنگ کے لئے Cardiac Monitor اور ان کی آکسیجن کی سطح ماپنے کے لئے آلات ہیں۔بچوں کے علاج کے دوران مصنوعی سانس پر رکھنے والی مشین Ventilator بھی موجود ہے۔

شعبہ سرجری

ہسپتال کا ایک اہم شعبہ جو چوبیس گھنٹے مریضوں کے علاج و معالجہ میں مصروف عمل ہے۔فضل عمر ہسپتال میں اس شعبہ کو قائم کرنے اور اس کے علاقہ میں اعلیٰ شہرت قائم کرنے والے ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب ہیں جو ماہر امراض ہڈی، جوڑ و جنرل سرجن ہیں۔اس شعبہ میں شہر اور اس کے گردونواح میں ہونے والے حادثات کے لئے چوبیس گھنٹے سروس مہیا کی جاتی ہے۔جدید سہولتوں سے آراستہ ایک نہایت اعلیٰ آپریشن تھیٹر بلاک ہے۔جس میں دو آپریشن تھیٹر ہیں جس میں دن رات ہر قسم کی سرجری کرنے کے انتظامات ہیں۔مردانہ، زنانہ سرجیکل وارڈز ہیں۔جہاں سرجری کے مریضوں کا علاج و معالجہ کیا جاتا ہے۔عام آپریشن کے علاوہ ایک جدید سہولت lepro Scopic Surgery کی ہے جس میں جسم کے اندر سوراخ کرکے آلات کے ذریعہ کامیاب آپریشن کئے جاتے ہیں۔

شعبہ گائنی

فضل عمر ہسپتال کا ایک اور اہم شعبہ گائنی ہے جو اللہ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمت پر مامور ہے اس شعبہ کی انچارج مکرمہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ گائنو کالوجسٹ F.R.C.O.G ہیں۔ان کے ہمراہ تین لیڈی ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی ٹیم دن رات اس شعبہ میں کام کرتی ہے۔شعبہ گائنی میں ایک شاندار اور جدید سہولتوں سے آراستہ خوبصورت لیبر وارڈ ہے جس میں دو ڈیلوری رومز ہیں۔جن کے ساتھ بچوں کے لئے تمام ضروری سہولتیں مہیا ہیں۔آپریشن تھیٹر بلاک میں سرجری کا کام ہوتا ہے۔شعبہ گائنی میں خواتین مریضوں کے لئے درج ذیل طبی سہولتیں مہیا ہیں۔

حاملہ اور غیر حاملہ خواتین کے معائنہ اور علاج کی تمام سہولتیں جیسا کہ حمل کے دوران بچے کے نشوونما کا اندازہ اور بعض نقائص کی تفصیلات الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

بے اولاد عورتوں کے علاج کے لئے تمام بنیادی ٹسٹ کرانے کا انتظام موجود ہے۔

عورتوں میں بچہ دانی کے کینسر کی ابتدائی تشخیص کرنے کا انتظام ہے۔

عمر رسیدہ خواتین میں خاص نسوانی امراض کی تشخیص اور علاج و معالجے کی سہولت میسر ہے۔خواتین کی وہ بیماریاں جن میں آپریشن کی ضرورت ہو ان کے لئے آپریشن کی تمام سہولت میسر ہیں۔

کان ناک گلے کا شعبہ

یہ شعبہ کان ناک اور گلے کی بیماری کا علاج میڈیسن اور سرجری دونوں طریق سے کرتا ہے یعنی دوا بھی دیتا اور ضرورت پڑے تو آپریشن بھی کرتا ہے۔ہسپتال کو بہت اچھے کوالیفائڈ ای این ٹی سپیشلسٹ مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی میسر ہیں جو گلے اور ناک کے علاوہ کان اور ناک کے آپریشن بھی کرتے ہیں اور ان آپریشن کے لئے تمام خاص آلات بھی موجود ہیں۔اس شعبہ میں سانس کی نالیوں کا آپریشن، کھانے والی نالی کا آپریشن، بولنے والے حصے کا علاج وغیرہ ہر قسم کے امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔

شعبہ چشم

1985 میں یہ شعبہ مکرم ڈاکٹر مرزا خالق تسلیم صاحب نے شروع کیا تھا۔1988ء میں ڈاکٹر راشد صاحب آئی سپیشلسٹ نے کام شروع کیا اس میں سفید موتیا، کالا موتیا، آنکھوں کا کینسر، آنکھوں کا بھینگا پن، آنکھوں کی کاسمیٹک سرجری کا علاج بذریعہ آپریشن کیا جاتا ہے۔ایمرجنسی آپریشن کا بھی انتظام ہے۔سفید موتیا کے لئے ہسپتال میں جدید مشین Pheco Emulsification جس کے ذریعہ الٹرا ساؤنڈ کی مدد سے سفید موتیے کے کامیاب آپریشن کئے جاتے ہیں۔

آپریشن تھیٹر میں ایک جدید آپریٹنگ مائکروسکوپ ہے جس کے ذریعے ناک کان گلا اور آنکھوں کے آپریشن بہترین طریق پر جاری ہیں۔

دانت کا شعبہ

اس شعبے میں دو ڈینٹل چیئر جدید قسم کے موجود ہیں۔اس شعبے کے ساتھ لیبارٹری بھی ہے۔اس شعبے میں آرتھوڈونٹک ٹریٹمنٹ بھی دی جاتی ہے جس کے تحت ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

شعبہ ریڈیالوجی والٹرا ساؤنڈ

ریڈیالوجی کے شعبے میں ایکسرے کی سہولت چوبیس گھنٹے میسر ہے اور اس شعبے میں دو ایکسرے مشین نصب ہیں۔ایک Picker امریکہ اور دوسری Siemen جرمنی کی ہیں۔اور Siemen جرمنی کی ایک موبائل ایکسرے مشین بھی موجود ہے جو آپریشن تھیٹر، انتہائی نگہداشت کے وارڈ اور دیگر وارڈز میں مریضوں کے ایکسرے کرنے کا کام کرتی ہے۔اس کے علاوہ دانتوں کے ایکسرے کے لئے بھی ایکسرے مشین موجود ہے۔ریڈیالوجی کے شعبے میں ای سی جی کی سہولت بھی چوبیس گھنٹے میسر ہے۔الٹرا ساؤنڈ بھی یہیں ہوتا ہے اس کے لئے محترم عبد الخالق خالد صاحب امریکہ سے ٹریننگ حاصل کر کے آئے ہیں۔الٹرا ساؤنڈ کی جدید مشین توشیبا جاپان کی موجود ہے۔ایکسرے کے شعبے میں آٹومیٹک اگفا پروسیسر موجود ہے جو تین منٹ کے اندر ایکسرے کو ڈیولپ کر کے دے دیتا ہے۔

لیبارٹری

یہ ایسا شعبہ ہے جس میں ٹیسٹ کروانے والوں کی تعداد بہت بڑھ گئی ہے۔اس میں خون کا عام ٹیسٹ، خون کا کینسر، ملیریا، شوگر، کولسٹرول کی تشخیص، جگر، تلی، گردے، پیشاب، پاخانہ اور حمل سمیت تمام ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ یرقان، ٹی بی، کلچر، سکریننگ برائے ایڈز اور ہیپا ٹائٹس بی اور سی کے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ ایک مشین Flisa ہیپا ٹائٹس اور تھائیرائڈ کے ٹیسٹ کے لئے موجود ہے۔لیبارٹری کیلئے ایک انالائزر بھی موجود ہے اس سے موجودہ تمام ٹیسٹ زیادہ بہتر اور زیادہ درست اور جلدی ہو جاتے ہیں۔

نرسنگ سکول

نرسنگ سکول 1982 میں شروع کیا گیا تھا 1983ء میں نئی میٹرن آئیں تو 1984 میں سارا کورس ریوائز کیا گیا۔اس میں نرسوں کے لئے تین سال کا کورس ہے۔ہر سال چار سے چھ سٹوڈنٹ ہسپتال کو مل جاتی ہیں۔

ستمبر 2001 میں سکول کو زیادہ بہتر طور پر چلانے کے لئے اس کا Base وسیع کر دیا گیا۔اور اب اس میں ربوہ کے علاوہ دیگر شہروں سے آئی ہوئی سٹوڈنٹس بھی ٹریننگ لے رہی ہیں۔اس طرح ہسپتال کے لئے نرسوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری ہو رہی ہیں۔ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب سابق ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اس کے انچارج ہیں۔جبکہ تدریس کی انچارج میٹرن ہیں۔متعلقہ ڈاکٹر صاحبان بھی کلاسز لیتے ہیں۔پہلے سال وظیفہ 500 روپیہ اور دوسرے سال سے وظیفہ 1000 روپیہ ماہانہ دیا جاتا ہے اس کے لئے دو منزلہ بلڈنگ موجود ہے۔اس کے گراؤنڈ فلور پر سکول ہے اور پہلے فلور پر ہاسٹل ہے۔

فارمیسی (ادویات)

اس شعبہ کے تحت چوبیس گھنٹے ہر قسم کے ادویات میسر ہیں۔ہسپتال کے علاوہ عام شہری بھی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔پہلے چھ گھنٹے کام ہوتا تھا اور چھ افراد کا عملہ متعین تھا اور مریض کو اس کے مقررہ اوقات کے بعد باہر سے لینی پڑتی تھیں۔اب رات کو کسی وقت بھی دوائی کی ضرورت پڑے تو ہسپتال کے اندر ہی مل جاتی ہے۔یہ بہت بڑی سہولت ہے جو ربوہ، چنیوٹ، وغیرہ اور ارد گرد کہیں میسر نہیں۔اس میں ادویہ کی کوالیٹی بھی چیک کرنے کا انتظام ہے۔اس فارمیسی میں معیاری کمپنیوں کی معیاری ادویات ہی رکھے جانے کی اجازت ہے جو مریضوں کو اور اہالیان شہر کو ہمہ وقت ضرورت کے مطابق مہیا کی جاتی ہیں۔

فزیوتھراپی ہومیوپیتھی

اس شعبے میں کوالیفائڈ فزیوتھراپسٹ موجود ہیں۔وہی خاتون ہومیوپیتھی کا شعبہ بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔

نئے تعمیراتی منصوبے

ایمرجنسی: فضل عمر ہسپتال میں شعبہ ایمرجنسی کو جدید طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے اور اس میں ہر قسم کی ایمرجنسی کی سہولت موجود ہے۔اور ایک سے زائد ایمرجنسیز کو ڈیل کرنے کی سہولت بھی رکھی گئی ہے

نئے آلات فراہم کئے گئے ہیں لواحقین کے لئے علیحدہ انتظارگاہ جو ضروری سہولتوں سے آراستہ ہے ایمرجنسی کے ساتھ مہیا کی گئی ہے۔

سیمینار ہال :: پہلے ایک چھوٹا کانفرنس روم تھا جس کو بڑھا کر اب سیمینار ہال بنا دیا گیا ہے اس میں مختلف طبی امور کے بارے میں سیمینار منعقد ہو رہے ہیں۔

کمپیوٹر ٹریننگ :: تمام ایڈمنسٹریٹو سٹاف اور دیگر متعلقہ سٹاف کیلئے کمپیوٹر ٹریننگ کا کام شروع کیا گیا ہے۔

لائبریری :: فضل عمر میں ایک ہسپتال میں ایک لائبریری قائم کی گئی ہے جس میں شعبہ طب کے متعلق کتب کی ایک کثیر تعداد ہے اور ڈاکٹر صاحبان کے وہاں ہمہ وقت مطالعہ کرنے کے لئے انتظام موجود ہے۔ جس سے ڈاکٹر صاحبان استفادہ کر رہے ہیں۔

انٹرنیشنل کال آفس :: ہسپتال کے داخلی دروازے کے ساتھ ایک انٹرنیشنل کال آفس بنا دیا گیا ہے تاکہ مریضوں کے لواحقین کو فون کی سہولت ہسپتال میں ہی میسر ہو۔

ایڈمنسٹریٹو بلاک :: انتظامی بلاک کی تنظیم نو کی گئی ہے۔ کمپیوٹر روم بھی بنا ہے۔ ایڈمنسٹریٹر اور ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر کے دفاتر کے علاوہ کلریکل سٹاف کے لئے بھی کام کرنے کی بہتر سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ دفتر میں کمپیوٹر سیکشن بھی قائم کیا گیا ہے۔

ایمبولینس سروس :: ہسپتال میں چوبیس گھنٹے ایمبولینس کی سہولت میسر ہے جو کسی بھی ہنگامی ضرورت یا حادثہ کی صورت میں مہیا ہوتی ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں بذریعہ فون ہسپتال سے رابطہ کر کے اس سہولت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے یہ ایمبولینس ربوہ سے باہر علاج کی غرض سے مریضوں کو منتقل کرنے کا کام بھی سرانجام بھی دیتی ہے۔

رضاکار ڈاکٹرز :: فضل عمر ہسپتال میں درج ذیل ماہر ڈاکٹر صاحبان تشریف لا کر مریضوں کے علاج و معالجہ کا کام رضاکارانہ طور پر کرتے ہیں۔

1)...... مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل راولپنڈی۔

2)...... مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب سرجیکل سپیشلسٹ فیصل آباد

3)...... مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد لاہور۔

4)...... مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب ماہر نفسیاتی امراض راولپنڈی۔

5)...... مکرم ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم صاحب ماہر امراض چشم ربوہ۔

6)...... مکرم ڈاکٹر شیخ محمد محمود صاحب ماہر امراض معدہ اور جگر، لاہور۔

ان سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحبان کی آمد سے سینکڑوں مریض مستفید ہوتے ہیں۔ مہمان ڈاکٹرز کے قیام کے لئے ہسپتال میں ایک گیسٹ روم بنایا گیا ہے جس میں ڈاکٹر صاحبان کے آرام کے لئے مناسب انتظام کیا گیا ہے۔

کینٹین :: ہسپتال میں ایک کینٹین کی سہولت موجود ہے جس کو بتدریج بہتر بنایا جا رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ مریضوں کے لواحقین کو ہر وقت کھانے کی سہولت میسر رہے۔ یہ کام ایک ٹھیکیدار کے سپرد ہے۔ اس کے اوقات صبح چھ بجے سے رات دس بجے تک ہیں۔ تاہم ضرورت ہو تو رات دس بجے کے بعد بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

ایڈمنسٹریٹر :: 1994 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر کرنل عبدالخالق صاحب کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کا ایڈمنسٹریٹر مقرر فرما دیا مکرم ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے کچھ علم نہ تھا کہ حضور مجھ سے یہ خدمت لینا چاہتے ہیں یہ حضور کی شفقت اور ذرہ نوازی تھی کہ حضور نے مجھے یاد رکھا جب حضور گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھتے تھے اس وقت ڈاکٹر صاحب لاہور میں ایم بی بی ایس کے طالب علم تھے اس وقت سے حضور ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کو جانتے ہیں۔

اب عرصہ چھ سال سے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق صاحب ہی یہ اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ❁

بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ دسمبر 2002

جماعت احمدیہ کیرنگ کے تحت ہفتۂ قرآن مجید

مورخہ 25 تا 31 اگست کو کیرنگ میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب وعشاء جامع مسجد احمدیہ کیرنگ میں ہفتہ قرآن مجید کے اجلاسات منعقد کر کے قرآن مجید کی عظمت وشان اور برکات وفضائل کے تعلق سے تقاریر کی گئیں۔ جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد دو دو تقاریر ہوئیں۔ دوران ہفتہ مکرم جناب منور احمد صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ، مکرم جناب سیف الرحمٰن صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ مکرم جناب مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید، مکرم سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید، مکرم مولوی حلیم احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی فضل حق خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم مولوی نصیر الحق خان صاحب، اور مکرم جناب نصیر الدین احمد خان صاحب جنرل سیکرٹری کے علاوہ خاکسار اور مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت کیرنگ کی تقریریں ہوئیں۔ ہر روز احباب جماعت کی طرف سے شیرینی کا انتظام کیا جاتا رہا۔ اجلاس کے آخری روز بکثرت احباب و مستورات نے شمولیت کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد ہفتۂ قرآن مجید کے اجلاسات اختتام کو پہنچے۔ بعد دعا جماعتی سطح پر احباب و مستورات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید پڑھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ/سرکرما/سپارن)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

عالم اسلام پر قہر الٰہی کیوں؟

مسلمانوں نے صبر اور شکر کرنا چھوڑ دیا۔ دنیا کی محبت ان کے دلوں میں غالب آگئی۔ بغض سے ذہن بھر گئے۔ فرقہ بندی میں ایسے جکڑے ہیں کہ ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر مسجدوں کے دروازے بند کر لئے تکفیر کا ایسا بازار گرم کیا کہ کوئی فرقہ بھی کافر ہوئے بغیر نہ رہا۔ تبلیغ اسلام سے منہ پھیر لیا جبکہ یہ ہر مسلمان پر واجب تھا۔ تعلیم جو کہ فرض عین تھی اس سے اجتناب کر لیا۔ جہالت کو گلے کا ہار بنا لیا، علماؤں نے عوام سے رشتے منقطع کر لئے امیروں نے غریبوں پر اپنے دروازے بند کر لئے۔ ہر گروہ نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر خود کو اس میں قید کر لیا۔ آپسی محبت بھائی چارہ مسلمانوں سے اسطرح غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ہمارے علماؤں اور رہبروں نے ایسی کفر ساز مشینیں (کتابیں) ایجاد کیں کہ ان سے بازار بھر گئے۔ مسلمان ایک دوسرے کے مخالف ہی نہیں ایک دوسرے کے جانی دشمن بن گئے۔ زیادہ تر مسلمانوں میں حرام حلال کی تمیز ختم ہو گئی انسانی ہمدردی اکرام مسلم کا سبق غائب ہو گیا۔ یہ تمام ذلیل حرکتیں مسلمان اسلام کے نام پر کرتا رہا۔ اس سے دینِ حق وقتی اور عارضی طور پر بدنام تو ضرور ہوا مگر اسلام جو قیامت تک سبھی انسانوں کی رہنمائی وہدایت کے لئے آیا ہے اس کا کچھ نہ بگڑے گا۔ اسلام کا مستقبل روشن ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہاں اگر مسلمان یہ کام نہیں کرے گا جو اسے کرنا چاہئے تو اللہ بے نیاز ہے وہ دوسری قوموں سے اسلام کی خدمت لے لیگا۔ مسلمان جب رشوت لے گا تو ایک غیر مسلم کی مذہبِ اسلام کے بارے میں کیا رائے بنے گی؟ میں نے 1962ء میں ایک خواب دیکھا کہ گتے خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں۔ میں نے سہارنپور کے مدرسہ مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ جناب حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب مرحوم سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی تو جناب مولانا صاحب نے اس خواب کی تعبیر یہ بتلائی کہ اکثر لوگ مالِ حرام سے حج کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور ان کا حج قبول نہیں ہو رہا ہے۔ واللہ اعلم ہمارے علماؤں رہبروں کو چاہئے کہ وہ اپنا چہرہ مسدس حالی اور کلیات اقبال وغیرہ کے آئینوں میں دیکھیں۔ الدین یسر دین تو آسان اور باعثِ رحمت ہے لیکن علماء نے اسے مشکل اور باعثِ زحمت بنا دیا ہے۔ ❁

ماسٹر شوکت علی آف سہارنپور یوپی

طلباء کے لئے مفید معلومات

چارٹرڈ اکاؤنٹ ═══ C.A

نئی دہلی کا انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹ، C.A کی ڈگری دینے کے لئے کئی امتحانات لیتا ہے۔ یہ ایسا واحد ادارہ ہے جو پوسٹل سی اے پروگرام کراتا ہے۔ اگر آپ ان کورسز میں جانا چاہتے ہیں تو ان میں سے کوئی بھی دو کورسز چن سکتے ہیں۔

1)...... پی ای I:۔ یہ دس مہینے کا کورس ہے قابلیت بارہویں پاس (2+) ہونی چاہئے۔ یہ پروفیشنل کورس یا تو کارس پانڈنٹ سے یا پھر Contact کلاسز سے کر سکتے ہیں۔

2)...... پی ای II:۔ اس کورس کو آپ گریجویشن کے بعد کر سکتے ہیں۔ اس میں کلاسز یا نان کارس کے طلباء کو فاؤنڈیشن کے بعد داخلہ ملتا ہے۔ اس کے تحت I.T ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔ پی ای سیکنڈ کے دونوں کورس کر لینے کے بعد آپ کو تین سال کی پریکٹیکل ٹریننگ بھی لینی ہوگی۔ پریکٹیکل ٹریننگ کے بعد مینجمنٹ اور کمیونیکیشن اسکلز (Skills) کا ایک ضروری کورس بھی کرنا ہوتا ہے اس کے بعد آپ سی اے کی ممبرشپ کے لئے درخواست کر سکتے ہیں زیادہ معلومات چارٹرڈ اکاؤنٹس آف انڈیا اندر پرستھ مارگ نئی دہلی سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا پھر ویب سائٹ www. icas.org دیکھ سکتے ہیں۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی ═══ I. T

آئی ٹی انڈسٹری میں ایسے لوگوں کی مانگ ہوتی ہے جو ذمہ داری سے بھی آگے جا کر کام کر سکیں۔ انہیں ایک بہتر Resource منیجر ہونا چاہئے۔ آپ میں بہترین قابلیت، بہترین قوت تجزیہ ہونی چاہئے۔ غیر ممالک میں بھی آپ کو مواقع میسر آسکتے ہیں۔ آئی ٹی انڈسٹری میں بہترین کمیونیکیشن اسکلز والے انجینئر دوسرے کمپیوٹر اپلیکیشن میں ماسٹر کئے ہوئے گریجویٹ تیسرے کمپیوٹر میں منظور شدہ ہائی لیول ڈپلومہ کئے ہوئے گریجویٹ۔

مرسلہ قریشی انعام الحق صاحب قادیان

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

مجلس خدام الاحمدیہ کاٹراپلی (آندھرا) کی تبلیغی مساعی

مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کالڈاپلی اور خاکسار دونوں نے ملکر جماعت احمدیہ کا تعارفی لٹریچر اور اسلامی اصول کی فلاسفی نیز قرآن مجید کا تیلگو ترجمہ مکرم ارلی دیاکر راؤ M.L.A حلقہ وردھنہ پیٹ (Wardannapeta) اور صوبائی سرکار کے نمائندے کو تحفۃً پہنچایا۔ موصوف تیلگو دیشم پارٹی کے ضلعی صدر بھی ہیں۔ موصوف نے 15 منٹ اپنے گھر میں ہم سے گفتگو کی۔ اور ضلع ورنگل میں جماعت کی مصروفیات اور سرگرمیوں کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ اسکے معاً بعد ایک اجلاس میں قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی لوگوں کو دکھائی گئی۔ اس موقعہ پر لی گئی تصویر کے ساتھ صوبہ آندھرا کے مشہور اخبار ایناڈو میں خبر شائع ہوئی ہے۔
(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

رشی نگر (کشمیر) میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

10 جولائی کو بعد نماز مغرب خاکسار کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک بشارت احمد گنائی نے کی۔ مکرم محمد اسحاق صاحب نے عہد دہرایا۔ خالد نثار نے ایک نظم پڑھی۔ بعدۂ مکرم عبدالسلام صاحب انور نے تربیتی پہلوؤں پر، مکرم رفیق احمد بیگ نمائندہ مرکز نے اطاعت کے تعلق سے تقریر کی۔ آخر میں مکرم عبدالرحمن صاحب صدر جماعت نے بعض تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔
(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر)

منڈوبل (کشمیر) میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

11 جولائی 2002 کو مسجد احمدیہ آسنور منڈوبل کشمیر میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جسکی صدارت مکرم محمد امین صاحب وگے معلم وقف جدید نے کی۔ تلاوت عزیزم جاوید احمد نے کی اور تلاوت کے بعد عزیزم وسیم احمد وگے نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم طاہر احمد بیگ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ اجلاس میں خدام واطفال کے علاوہ انصار بزرگان نے بھی شرکت کی۔
(مشتاق احمد نائک زعیم حلقہ منڈوبل)

ساگر (کرناٹک) میں ہفتہ قرآن مجید

7 جولائی کو مکرم عبدالحمید شریف صاحب سیکرٹری امور عامہ کے مکان پر انہیں کی صدارت میں جماعت احمدیہ ساگر کے تحت ہفتہ قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت مکرم عبدالحمید شریف صاحب نے کی۔ بعدۂ مکرم وسیم احمد شریف صاحب، مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم کلیم احمد شریف صاحب، مکرم ندیم احمد شریف صاحب، مکرم امتیاز احمد ساگر، عزیزم طاہر احمد شریف، مزمل احمد، محمود احمد و دیگر بچوں نے قرآن مجید کے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جماعت احمدیہ ساگر نے قرآن مجید کے فضائل و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے تمام احباب کو بار بار قرآن مجید کو پڑھنے اور دوسروں کو پڑھانے اور اس پر غور و تدبر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔
(حاجی جمال الدین ساگر)

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ خانپور

مورخہ 02-8-3 کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ خانپور کے گھر مغرب عشاء سے قبل خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار و مکرم ممتاز احمد صاحب معلم وقف جدید نے نصائح کیں۔ انصار، خدام، اطفال و ناصرات کے علاوہ نو مبائعات لجنہ نے بھی شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ آمین۔
(رفیق احمد طارق خادم سلسلہ امرتسر)

جماعت احمدیہ کا اجمیر شہر ضلع راجستھان میں بک سٹال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور پیارے آقا اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں اور رہنمائی سے محترم امیر صاحب صوبائی راجستھان و نگران صاحب صوبہ راجستھان محترم مولانا مظفر احمد صاحب ظفر امروہی کی ہدایات اور نگرانی اور دونوں بزرگوں کی انتھک کوششوں سے دعوت الی اللہ کے بابرکت کام میں میدان تبلیغ میں بہت اچھی کامیابی مل رہی ہے اور اب لوگوں کا رجحان جماعت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جماعت کی کافی پبلسٹی ہوتی ہے کافی شہرت ملتی ہے۔

مورخہ 02-7-16 کو پروگرام کے تحت ہم نے صبح 8 بجے سے شام 7 بجے تک ریلوے اسٹیشن اور روڈویز بس سٹینڈ اجمیر شہر میں بک سٹال لگایا۔ خواہش مند اور طالب حق حضرات جن میں ہندو، سکھ، عیسائی سبھی شامل تھے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔ خاکسار نے احمدیت کے مطالعہ کیلئے ہزاروں لوگوں کو لٹریچر تقسیم کیا۔ بہت سے مسلمانوں کو بھی دیا۔ ایک M.P اور حلقہ کے M.L.A صاحب اور پارٹی کے ایک نیتاجی کو بھی لٹریچر دیا گیا۔ تمام مسافروں نے لٹریچر حاصل کیا۔ خاکسار نے کچھ لوگوں کے سوالات، اعتراضات کے ٹھوس اور تسلی بخش جوابات بھی دیئے۔ شہر کے کچھ معزز لوگوں کے ایڈریس لے کر انکے گھروں میں جاکر ملا اور ان سبھی لوگوں سے برابر رابطہ اور تعلقات بنائے ہوئے ہیں۔ تمام زیر تبلیغ لوگوں کے جماعت احمدیہ کے حق میں کافی اچھے تاثرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان خدمات اور حقیر تبلیغی مساعی کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

بدر میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں (مینجر)

خدام الاحمدیہ کے تحت گلبرگہ میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 30 جون 2002 کو مکرم ظفر احمد صاحب کے مکان پر جہاں جمعہ کی نماز کا اہتمام ہوتا ہے مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ کی جانب سے ایک جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم وسیم احمد صاحب صدر جماعت گلبرگہ نے فرمائی۔ مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ نے تلاوت کی۔ جبکہ مکرم عبدالرشید صاحب استاد ایم اے نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ بعدۂ مکرم غلام ناظم الدین صاحب ارشاد، مکرم جناب عبدالقادر شیخ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، عزیزم مدبر احمد، مکرم عبدالرب استاد صاحب ایم اے ایم فل نے اسوۂ رسول ﷺ کے مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ مکرم وسیم احمد صاحب نور نے صدارتی خطاب فرمایا۔ اور محترم عبدالعزیز صاحب استاد نے دعا کروائی۔

آخر میں مجلس کی جانب سے درج ذیل خدام کو نمایاں کامیابی پر تہنیتی طور پر گلپوشی کی گئی:

۱۔ عزیزم طارق احمد ایم ایس سی میں حصول گولڈ میڈل پر ۲۔ عزیزم سہیل احمد کو S.S.L.C میں 85% نمبرات حاصل کرنے پر ۳۔ عزیزم مصور کو PUC سال اول میں 94% نمبرات حاصل کرنے پر ۴۔ عزیزم بشارت احمد استاد کو B.E سال دوم (IIIrd Semister) میں اپنے شعبہ میں اول آنے پر۔

آخر پر چائے سے سامعین کی تواضع کی گئی اور شیرینی تقسیم کی گئی۔
(عبدالرب استاد گلبرگہ)

ایڈاپلی آندھرا میں جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 02-6-30 کو بعد نماز مغرب عشاء مسجد الہدیٰ میں زیر صدارت مکرم شیخ یعقوب صاحب صدر جماعت ایڈاپلی جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شیخ کریم صاحب نے کی۔ اور عزیزم سید گورے میاں نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدۂ اطاعت والدین کے عنوان پر محترم شیخ کریم صاحب نے اور مکرم شیخ گورے میاں صاحب قائد مجلس ایڈاپلی نے ارکان اسلام پر اور خاکسار نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریر کی۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی گئی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچا۔ جلسہ میں تقریباً 50 احباب جماعت شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان نو احمدیوں کو آنحضورؐ کی تعلیمات پر بہتر رنگ میں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
(عبدالمناف بنگالی معلم وقف جدید بیرون)

لجنہ اماءاللہ کرڈاپلی اڑیسہ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید

مرکزی ہدایت کے مطابق لجنہ اماءاللہ کرڈاپلی اڑیسہ نے ہفتہ قرآن مجید نہایت شان سے منایا۔ لجنہ کرڈاپلی چار حلقوں میں منقسم ہے۔ ہر حلقہ کو اس سلسلہ میں ہدایت دی گئی۔ چنانچہ ماہ جولائی 2002 کے پہلے اور دوسرے ہفتہ میں تمام حلقہ جات میں 3 جولائی سے 17 جولائی تک اپنی اپنی سہولت کے مطابق ہفتۂ قرآن مجید منایا گیا۔ کل 28 جلسے ہوئے۔ تمام اجلاسات میں تلاوت کے بعد عہد دہرایا گیا۔ جن جن گھروں میں جلسے ہوئے لجنات کی بہنوں نے بڑے شوق سے انتظام کیا۔ اور ہر ایک نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق شیرینی کے ساتھ تواضع کی۔ خدا کے فضل سے اس وقت کرڈاپلی کی لجنہ بڑے شوق اور مستعدی سے کام کر رہی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں سلسلہ کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور قرآن مجید کی تعلیمات کے ذریعہ ہماری اصلاح ہو اور دنیا میں قرآن مجید کی تعلیم پھیل جائے۔
(زاہدہ فرحت صدر لجنہ کرڈاپلی)

قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب سکندر آباد

﴿منجانب ممبرات لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ﴾

افسوس قابل صد احترام ہر دل عزیز بابرکت وجود محترمہ فرحت الٰہ دین صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ سکندر آباد مورخہ 10 جون 2002ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ جماعتی خدمت کرنے کی سعادت ملی۔ آپ دعا گو، مہمان نواز، مرکزی نمائندگان اور خاص طور سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ آپکا پیار بھرا تعلق لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ سے بھی رہا۔ خاکسارہ نے جب کبھی بھی اپنے دور صدارت میں چنتہ کنٹہ لجنہ کے کام کے سلسلہ میں دعوت دی آپ نے باوجود طبیعت ناساز ہونے کے فوراً دعوت قبول کی اور چنتہ کنٹہ آکر تمام ممبرات لجنہ کی حوصلہ افزائی کی۔ آپ نے اپنے پیچھے بہت ساری حسین یادیں چھوڑیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور درجات بلند کرتا چلا جائے۔ آمین۔
(بشریٰ نسرین سابق صدر لجنہ اماءاللہ چنتہ کنٹہ)

دعائے مغفرت

افسوس خاکسار کی اہلیہ محترمہ ناصر نساء صاحبہ بنت مکرم اسلام خان صاحب آف سورو (اڑیسہ) مورخہ 02-8-12 بعمر 21 سال وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت کم گو شریف النفس تھیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (اعانت بدر -/50)
(خاکسار شیخ مبشر الدین معلم گجرات)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کرے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15188: میں عبد الوکیل نیاز ولد مکرم عبد الرشید نیاز صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-6-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ ذاتی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں مجھے ماہوار مع الاؤنس مبلغ -/3514 روپے ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
جاوید اقبال اختر قادیان	عبد الوکیل	شریف احمد قادیان

وصیت 15189: میں امتہ الرفیق زوجہ مکرم عبد الوکیل صاحب نیاز قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-6-02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ آٹھ ہزار روپے (-/8000) (۲) ایک سیٹ چاندی کا 32 گرام 150 روپے
(۳) ایک ہار کانٹے چاندی 43 گرام 200 روپے (۴) ایک جوڑی کانٹے 20 گرام 150 روپے
کل وزن 95 گرام کل قیمت 500 روپے۔
(۵) ایک ہار مع کانٹے طلائی وزن 22 گرام -/9000 روپے
(٦) انگوٹھیاں دو عدد طلائی 9 گرام -/3500 روپے (۷) بالیاں ایک جوڑی طلائی 6 گرام -/2600 روپے (۸) ٹاپس ایک جوڑی 2 گرام -/700 روپے (۹) چین مع لاکٹ 14 گرام -/6000 روپے
کل وزن 53 گرام کل قیمت -/21800 روپے۔

(۱۰) میرے خاوند مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب نیاز صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ملازم ہیں اور ماہوار مع الاؤنس 3514 روپے تنخواہ پا رہے ہیں۔ مجھے اپنے خاوند سے مبلغ 300 روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر مزید کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
عبد الوکیل نیاز	امتہ الرفیق	جاوید اقبال اختر قادیان

وصیت 15190: میں حافظ مخدوم شریف ولد مکرم مقصود شریف صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-7-02 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں اور اس وقت مبلغ 2698 روپے مع الاؤنس لے رہا ہوں نیز بطور معتمد خدام الاحمدیہ مبلغ -/500 روپے الاؤنس لے رہا ہوں جس کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ 1-7-02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
عبد الرزاق قادیان	مخدوم شریف	نعیم احمد ڈار قادیان

احباب جماعت خصوصاً نو مبائعین کی اصلاح و تربیت کے تعلق میں ضروری سرکلر

از: نظارت اصلاح وارشاد انجمن احمدیہ قادیان

☆- احباب جماعت خصوصاً نومبائعین کی اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں جو تربیتی مراکز جماعتوں میں قائم کئے گئے ہیں ان تربیتی مراکز کو جاری رکھنا بہت ضروری ہے۔ امراء کرام و نگران صاحبان کو چاہئے کہ ان مراکز کو مسلسل جاری رکھنے کیلئے احباب جماعت کا تعاون حاصل کریں۔ تربیت کے محتاج احباب پر خاص طور پر ان مراکز کی ذمہ داریاں ڈالی جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ذمہ داری ان کی اپنی تربیت کا بھی موجب بنے گی۔

☆- نومبائعین میں سے باصلاحیت احباب کو تربیتی مراکز میں مختصر ٹریننگ دینے کے بعد منظم پروگرام کے تحت وفود کی صورت میں نئی جماعتوں میں بھجوا کر ان کے ایمان افروز واقعات بیان کئے جائیں۔ یہ سلسلہ انشاء اللہ نئے و پرانے تمام احمدیوں کی تربیت و ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ ایسے پروگراموں میں تسلسل بہت ضروری ہے۔

☆- نومبائعین کی تربیت کے سلسلہ میں انہیں مالی نظام میں شامل کیا جانا اور پرانے احباب جماعت کو نظام وصیت میں شامل کر کے انہیں باشرح کیا جانا بہت ضروری امر ہے۔ اس کیلئے جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کو ابتداء میں ہی مالی نظام سے روشناس کیا جانا اور اسکی اہمیت و برکات سمجھانا اور پھر اس نظام میں شامل کرنا از بس ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں ہر صوبہ کے صوبائی نظام کو ہر نئی قائم ہونے والی جماعت میں نظام جماعت کو تشکیل دے کر اسکی نگرانی رکھنا ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ جملہ مبلغین و معلمین سلسلہ انسپکٹران بیت المال آمد و انسپکٹر وصایا نیز عہدیداران جماعت خصوصاً سیکرٹریان مال و موصیان اس تعلق میں اپنی اہم ذمہ داریاں کماحقہ انجام دیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆- تربیت کے سلسلہ میں احباب جماعت خصوصاً نومبائعین کو جماعت کی جملہ تقریبات مثلاً عیدین۔ جمعۃ المبارک، جلسہ سالانہ قادیان، صوبہ جات کی کانفرنسوں، مقامی و دیگر تربیتی اجلاسات، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات، نکاحوں کی تقریبات وغیرہ میں منظم پروگرام کے تحت نہ صرف شامل کرنا بلکہ انہیں پروگراموں خصوصاً علمی پروگراموں میں شامل کرنے بارے کاروائی کرنا بہت ضروری ہے۔

☆- MTA جملہ احمدیوں کی اصلاح و تربیت کا بہت ہی مبارک اور مؤثر ذریعہ ہے۔ عہدیداران جماعت کو چاہئے کہ وہ جماعتوں میں اپنے مقامی وسائل کے مطابق ایک لائحہ عمل کے تحت تمام احمدیوں کو MTA کے پروگراموں خصوصاً سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ و خطابات اور ملاقات کے پروگراموں کو دکھانے اور سنانے کا منظم انتظام کریں۔

مذکورہ جملہ امور سے متعلق اپنی کارکردگی بارے رپورٹ بھی نظارت اصلاح وارشاد میں بھجواتے رہیں۔

ناظر اصلاح وارشاد قادیان

وصیت 15191: میں افشاں پروین زوجہ مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداس پور بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7-7-02 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

زیور طلائی: (1) ہار طلائی دو عدد وزن 46.600 گرام قیمت 19385 روپے۔ (2) کان کے کانٹے دو جوڑی وزن 17.800 گرام قیمت 6942 روپے۔ (3) انگوٹھی 3 عدد وزن 13.400 گرام قیمت 5680 روپے۔ (4) لاکٹ چین وزن 2.00 قیمت 1000 روپے۔
زیور نقرئی: (5) پاذیب ہار کانٹے وزن 200.00 گرام قیمت 800 روپے۔ (6) حق مہر بذمہ خاوند 25000 روپے۔ میزان 58807 روپے۔

اس کے علاوہ میں اپنے خورد و نوش مبلغ تین صد روپے ماہوار پر حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ نیز اس کے علاوہ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1-7-02 سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
مخدوم شریف	افشاں پروین	نعیم احمد ڈار

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

عراق پر امریکی حملہ کا مقصد عراق کے تیل کے ذخائر کو تباہ کرنا ہے

قبل ازیں عراق کے اسلحہ خانوں کے اب تک تیرہ ہزار چھ صد معائنے ہو چکے ہیں

اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں نے پورے عراق کو کھنگال دیا ہے

(بھارت میں متعین عراقی سفیر صالح المختار کا بیان)

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق امریکہ اپنے مزاج کے مطابق حکومتوں کو عروج و زوال سے ہمکنار کرنا چاہتا ہے۔ نازی جرمنی کو بھی عالمی برادری کا پاس تھا لیکن امریکہ تمام اقدار کو در کنار کرتے ہوئے اپنے مفاد کے لئے ایک نیا عالمی نظام تیار کرنا چاہتا ہے اور عراق پر حالیہ حملہ اس سلسلہ کی کڑی ہے یہ خیالات صحافیوں سے ایک غیر رسمی ملاقات کے دوران عراقی سفیر صالح المختار نے ظاہر کئے۔ ملاقات کا اہتمام صوبہ مہاراشٹر کانگریس کمیٹی کے شعبہ انسانی حقوق کے صدر بی اے دیسائی نے کیا تھا۔ صالح المختار نے اس موقع پر مزید کہا کہ عراق کسی بھی ملک کے لئے خطرہ نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے سابق چیف انسپکٹر نے کہا تھا کہ معائنہ کا کام مکمل ہو چکا ہے عراق کے پاس اب تباہ کن ہتھیار نہیں ہیں۔ لہٰذا اب معاشی پابندیوں کا خاتمہ ہو جانا چاہئے لیکن ایسا نہیں کیا گیا نتیجۃً چیف انسپکٹر مستعفی ہو گئے۔ اس طرح اقوام متحدہ کے جرمن نژاد خصوصی ترجمان بھی مستعفی ہوئے۔ اتحادی سبھا کے اعلیٰ افسر جو مصری باشندے تھے انہوں نے بھی استعفیٰ دیا۔ کیونکہ عراق میں انسانی زندگی کے ساتھ کھلواڑ ہو رہا تھا امریکہ معاشی پابندیوں کو قائم رکھتے ہوئے عراق کو دہشت گرد ملک اور صدر صدام حسین کو دہشت گرد ثابت کر کے ان کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتا ہے۔ صالح المختار نے مزید کہا کہ 1968 کے انقلاب عراق کے بعد صدر صدام حسین نے عوامی ترقی جہالت کے خاتمے مفت تعلیم کا نظم اور سماجی انصاف کے ذریعہ ملک کو جدید عراق بنا دیا لیکن امریکہ ان کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کر کے ان کی شبیہ مسخ کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب تک تیرہ ہزار چھ سو سے زائد معائنے ہو چکے ہیں۔ معائنہ کاروں نے پورے عراق کو کھنگال دیا لیکن کچھ ہاتھ نہیں آیا لیکن بش اور رمسفیلڈ یہ کہتے جا رہے ہیں کہ عراق تباہی کے ہتھیار چھپا رہا ہے جو سراسر بہتان اور سفید جھوٹ ہے۔ ہم نے امریکہ اور برطانیہ کے سائنسدانوں کو بھی مدعو کیا تھا کہ وہ آئیں اور ثابت کریں کہ ہمارے پاس تباہی پھیلانے والے ہتھیار ہیں۔ لیکن امریکہ نے انکار کر دیا انہوں نے کہا کہ میں آپ تمام کو یقین دلاتا ہوں کہ عراق کے پاس تباہی پھیلانے والا کوئی ہتھیار نہیں ہے یہ غلط پراپیگنڈہ ہے۔ عراقی سفیر صالح المختار نے جذباتی لہجہ میں کہا کہ غذائی اجناس کی کمی اور دواؤں کی قلت کے سبب روزانہ دو سو افراد جاں بحق ہو رہے ہیں۔ اب تک بیس لاکھ بے قصور افراد مارے جا چکے ہیں آج بھی بصرہ پر حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا امریکہ اور برطانیہ یہ حملے فوری طور پر بند کریں اور امن پسند ممالک امریکہ کے اس آمرانہ رویے کے خلاف عراق کا ساتھ دیں جو عراقی حکومت کو زوال پذیر دیکھنا چاہتا ہے۔ اور جمہوری نظام اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہے۔ صالح المختار کے مطابق عراق نے تیل کی پیداوار میں سعودی عرب کو پیچھے چھوڑ دیا ہے عراق میں روزانہ 379 بیلین بیرل تیل پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تیل کے ان ذخائر پر قبضہ کر کے دنیا کے اقتصادی اور معاشی نظام کو اپنے قابو میں کرنے کے لئے امریکہ نے پھر جارحیت شروع کی ہے۔ لیکن اس کا یہ ناپاک منصوبہ ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے عراق کے ساتھ لاکھ مرد اور بیس لاکھ خواتین جنگی تربیت سے لیس ہیں اور وہی صدر صدام حسین اور عراق کا ہتھیار ہیں۔ اپنے ملک پر ہونے والے حملہ کا دفاع اور جوابی کاروائی خوب جانتے ہیں۔ صالح المختار نے کہا کہ امریکہ 11 ستمبر کی سالگرہ عراق پر حملہ کر کے منانا چاہتا ہے لیکن تعجب خیز امر یہ ہے کہ اقوام متحدہ اس کو روکنے میں ناکام ہے جبکہ چند روز قبل بیروت میں عرب ممالک کے لیڈروں نے بشمول کویت عراق پر حملہ کی شدید مخالفت کی تھی انہوں نے کہا چین ہندوستان کی طرح عراق کا روایتی دوست رہا ہے اور اس نے یقین دلایا ہے کہ وہ عراق پر حملہ کے ریزولیشن کی مخالفت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ اکتوبر کے وسط میں عراق میں انتخابات ہیں اس میں عراق کی تمام سیاسی پارٹیاں حصہ لے رہی ہیں۔ ہم نے غیر ممالک کے صحافیوں اور لیڈران کو بھی مدعو کیا ہے۔ ❀❀

عراق کی اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹروں کو بلاشرط داخلہ کی اجازت اور امریکہ کی جنگ کی ضد

امریکہ کی طرف سے زبردست مہم اور فوجی کاروائی کی دھمکی کے بعد عراق اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کو اپنے یہاں بلاشرط آنے کی اجازت دینے کو تیار ہو گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کوفی عنان نے یہ بتایا کہ میں یہ تصدیق کرتا ہوں کہ مجھے عراقی انتظامیہ کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے معائنہ کاروں کو بلاشرط اپنے یہاں آنے کی اجازت دینے کے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا ہے۔ اس سے قبل عراقی وزیر خارجہ ناجی صابری نے انہیں حکومت عراق کا ایک خط پیش کیا تھا۔

ادھر عراق کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ صدر صدام حسین نے پیر کے روز اپنی اعلیٰ مشیروں سے دو بار ملاقات کی اور تازہ ترین سیاسی صورت حال پر تبادلہ خیالات کیا۔ امریکہ اور اقوام متحدہ کا اصرار ہے کہ عراق ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کو بلاشرط اپنے یہاں آنے کی اجازت دے اور کسی بھی جگہ تک ان کی رسائی پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے امریکہ عراق نے حکومت کی تبدیلی کی پالیسی پر بھی عمل پیرا ہے اس کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عمل کرنا ہی عراق پر عمل کو روکنے کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ اقوام متحدہ کے ہتھیاروں کے معائنہ کاروں کو بلاشرط ملک میں داخل ہونے کی اجازت دینے پر عراق کے آمادہ ہو جانے کو اس کی سفارتی چال قرار دیتے ہوئے امریکہ نے اقوام متحدہ پر زور دیا ہے کہ وہ عراق کو ہتھیاروں سے پوری طرح پاک کرنے کے متعلق ایک تجویز منظور کرے۔ ❀

بش انتظامیہ جنگ کی باتیں کر کے اپنا وقت گنوا رہی ہے

صدام حسین سے امریکہ کو کوئی خطرہ نہیں۔ سابقہ صدر جمی کارٹر کی وارننگ

امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر نے امریکی انتظامیہ میں جنگ کی باتیں کرنے والے حلقہ کے بارے میں خبردار کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی وجہ سے امریکہ انسانی حقوق کے علمبردار کی حیثیت سے اپنا تاریخی رول بھولتا جا رہا ہے اور دنیا کے ملکوں میں اپنا وقار کھو رہا ہے۔ کارٹر نے واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہوئے ایک آرٹیکل میں کہا کہ قدامت پسندوں کے ایک مخصوص گروپوں کی وجہ سے یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے جو دہشت گردی کے خلاف اعلان شدہ لڑائی کی آڑ میں اپنے عزائم کو عملی شکل دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ مسٹر کارٹر نے جس کا تعلق ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے 11 ستمبر کے بعد کی متعدد ایسی پالیسیوں کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے ان کے بقول امریکہ جمہوری زندگی کے بنیادی اصولوں کے لئے برسر پیکار بین الاقوامی تنظیموں کی نکتہ چینیوں کا نشانہ بن رہا ہے اس سلسلہ میں انہوں نے دشمن لڑاکوں کی حیثیت سے امریکی شہریوں کی حراست کا حوالہ دیا اور کہا کہ اسی طرح کی کاروائیاں ان ظالم حکومتوں کی یاد دلاتی ہیں جن پر امریکی صدور نے نکتہ چینی کی ہے۔ کارٹر نے جو 1977 سے 1981 تک صدارت کے عہدے پر فائز تھے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے کہ امریکی حکومت فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان ٹھوس مذاکرات میں کوئی مدد کرنا بھی ترک کر رہی ہے۔ عراق کے حوالہ سے سابق صدر نے بش انتظامیہ کے ان دعووں سے بھی اتفاق نہیں کیا کہ عراقی صدر صدام حسین امریکہ کے لئے خطرہ ہیں انہوں نے کہا کہ میں کیمیاوی جراثیمی یا نیوکلیائی ہتھیاروں کی تیاری کی کوشش کو نظر انداز نہیں کر سکتا مگر عراق کے ساتھ یکطرفہ لڑائی مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت عراق نے کسی روک ٹوک کے بغیر معائنہ کی اجازت دئے جانے کے لئے اقوام متحدہ کی فوری کاروائی اشد ضروری ہے۔ مگر اس کے ہونے کا امکان کم ہے۔ کیونکہ امریکی حکومت نے اپنے متعدد اکامات سے اپنے اتحادیوں کو برگشتہ کر دیا ہے۔ ❀

11 ستمبر کے دہشت گرد حملے کے لئے امریکہ خود ذمہ دار

بیشتر یورپی لوگوں کا اظہار خیال کہ یہ امریکی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہے

بیشتر یورپی لوگوں کا خیال ہے کہ 11 ستمبر کو اور امریکہ پر جو تباہ کن حملے ہوئے اس کے لئے امریکہ خود ذمہ دار ہے۔ ایک تازہ رائے شماری میں نو ہزار سے زیادہ یورپی اور امریکیوں سے سوال کیا گیا تھا کہ حملوں کے ایک سال بعد اب وہ دنیا کے بارے میں وہ کیا سوچتے ہیں۔ 55 فیصد لوگوں نے کہا ہے کہ یہ المناک حملے امریکہ کی خارجہ پالیسی کا نتیجہ ہیں۔ حملوں کی ذمہ داری خود امریکہ پر ڈالنے والوں کی سب سے بڑی تعداد 63 فیصد فرانسیسیوں کی ہے۔ جبکہ اٹلی میں سب سے کم تعداد 51 فیصد نے یہ بات کہی۔ تاہم یورپی لوگوں کی بڑی تعداد 59 فیصد یہ سمجھتی ہے کہ حملوں کے بعد سے امریکہ کا غیر ممالک کے تئیں رویہ دنیا پر اپنی خواہش تھوپنے کی بجائے اپنی حفاظت کے مقصد پر مرکوز رہا ہے۔ امریکی صدر جارج بش کی خارجہ پالیسی پر امریکیوں سے زیادہ یورپی لوگوں نے نکتہ چینی کی مگر دنیا کے بارے میں خیالات دونوں جگہ یکساں پائے گئے عام طور پر امریکی اور یورپی حکومتوں کے رویہ میں

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

آئینۂ پاکستان

ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق نے مانسہرہ کے دونوں حلقوں سے کاغذات واپس لے لئے

ضیاء الحق کے بیٹے اعجاز الحق نے مانسہرہ میں قومی اسمبلی کے دونوں حلقوں سے کاغذات واپس لے لئے ہیں۔لاہور میں این اے 120 سے تحریک حسینیہ کے امیدوار علی باقر نجفی ایڈووکیٹ مسلم لیگ (ق) کے امیدوار میاں محمد اشرف کے حق میں دستبردار ہوگئے ہیں۔پیپلز لائرز فورم پنجاب کے سکریٹری جنرل میاں حنیف طاہر ایڈووکیٹ نے بے نظیر کے کاغذات مسترد ہونے پر احتجاجا این اے 121 سے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے۔پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹرین کی جانب سے حلقہ پی ایف 71 بنوں کے امیدوار فرزند علی وزیر نے بھی بے نظیر بھٹو کے کاغذات نامزدگی مسترد کئے جانے کے خلاف احتجاجا اپنے کاغذات واپس لے لئے۔پی ایف 4 پشاور سے پیپلز پارٹی ناراض گروپ کے امیدوار مصباح الدین نے کرنل خضر حیات کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں۔لاہور کے صوبائی حلقہ پی پی 161 سے مسلم لیگ (ن) کے امیدوار خالد رشید بھٹی پارٹی کے نامزد امیدوار رانا طارق مجید ایڈووکیٹ کے حق میں دستبردار ہوگئے۔☆

جیش محمد کے سربراہ مسعود اظہر کی درخواست ضمانت مسترد

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق ممنوعہ دہشت گرد تنظیم جیش محمد کے سربراہ مولانا مسعود اظہر نے اپنی درخواست ضمانت مسترد کئے جانے کے خلاف اپیل دائر کی ہے۔اظہر مسعود کو گزشتہ برس اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب وہ امتناعی احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈیرہ غازی خان کے کمیٹی باغ اسٹیڈیم میں اشتعال انگیز تقریر کررہا تھا۔اخبار ڈان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ پچھلے دنوں کو سول جج کی طرف سے اس کی درخواست ضمانت مسترد کئے جانے کے بعد اس کے وکیلوں نے ڈیرہ غازی خان کے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں درخواست دی ہے۔

مولانا مسعود اظہر کو 1999ء میں انڈین ایر لائنس کے طیارے کے مسافروں کی رہائی کے بدلے میں ہندوستان نے چھوڑ دیا تھا۔۞

پاکستان میں حکام اور مولویوں کی آنکھ مچولی

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد جمعیت علماء اسلام اور جمعیت علماء پاکستان کے لیڈروں اور ورکروں کو جن میں مولانا نورانی، مولانا سمیع اللہ، ساجد ہاشمی، اور لیاقت بلوچ سمیت سینکڑوں لوگ گرفتار کر لئے گئے لیکن پانچ گھنٹے بعد سبھی کو رہا کر دیا گیا۔ دوسرے دن تمام پاکستان میں ایکشن کمیٹی نے یوم پروٹسٹ منایا۔قاضی حسین احمد نے کہا کہ ہم نے ٹکٹ لیکر سفر کیا تھا ہم سرکار کے مہمان نہیں۔ہم تاناشاہ کی لاٹھیاں اور گولیاں کھانے کے لئے تیار ہیں۔مولانا نورانی نے کہا کہ ہم اللہ کے حکم پر پاکستان میں اسلامی شریعت لاگو کرنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔تاناشاہی ہمارا مقابلہ کر نہیں سکتی۔چناؤ سے معلوم ہو جائے گا کہ عوام جنرل کی تاناشاہی کے خلاف ہیں۔

ایک اور خبر کے مطابق جماعت اسلامی کے نائب امیر لیاقت بلوچ کو کوئٹہ میں سرکار کے خلاف بغاوت کے لئے لوگوں کو بھڑکانے کے الزام میں ایک عدالت نے دو برس قید کی سزا کا حکم دیا ہے۔❀

پیپلز پارٹی کو عزت بچانے کیلئے لاہور کا جلسہ منسوخ کرنا پڑا

مسلم لیگ قائد اعظم کے رہنما چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ عوام کی طرف سے کرپشن اور جھوٹ کی سیاست کو مسترد کئے جانے کی وجہ سے پیپلز پارٹی اپنی عزت بچانے کے لئے لاہور میں جلسہ منسوخ کردیا۔انتخابی مہم کے آغاز میں ہی ان کا ووٹ بنک کا خمار اتر گیا ہے۔شکست سامنے دیکھ کر انتخابی عمل کو متنازع بنانے کی کوشش کی گئی لیکن اس پر بھی کسی نے کان نہیں دھرا اب مایوسی نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور 10 اکتوبر کو عبرتناک شکست پیپلز پارٹی کا مقدر بنے وہ گزشتہ روز گجرات کی یونین کونسل مدینہ سیداں سے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے پہلی کارنر میٹنگ سے خطاب کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ قائد اعظم نے کرپشن اور محاذ آرائی کی سیاست کے خاتمے کی جد و جہد شروع کی ہے۔10 اکتوبر اس کی تکمیل کا دن ہوگا اس روز جھوٹ اور جھوٹے وعدوں کی سیاست اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔❀

کراچی میں مجلس عمل کے جلسے پر حملہ دس افراد زخمی، چار اغوا

شادمان ٹاون کراچی میں متحدہ قومی موومنٹ کے کارکنوں نے متحدہ مجلس عمل کے جلسے پر حملہ کر کے 10 افراد کو زخمی کردیا جبکہ چار کو اغوا کر کے لے گئے۔بفرزون پولیس نے ایم کیو ایم کے یونٹ انچارج سمیت اس کے تقریبا 200 ساتھیوں کیخلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔بلدیہ ٹاؤن اور سعید آباد میں سنی تحریک کے رہنماؤں و کارکنوں پر بھی مسلح حملے کئے گئے۔مقدمہ متحدہ قومی موومنٹ کے کارکنوں کے خلاف درج کرلیا گیا ہے۔بفرزون تھانے میں اتوار کے روز متحدہ مجلس عمل کے ناظم محمد یونس نے ایف آئی آر درج کرائی ہے کہ حلقہ این اے 245 سے متحدہ مجلس عمل کے امیدوار اور رہنما منور حسن نے ہفتے کی شب انتخابی جلسے سے خطاب کیا کارنر میٹنگ سے خطاب کے بعد وہ جونہی انتخابی نشان کتاب کا افتتاح کررہے تھے متحدہ قومی موومنٹ کے یونٹ انچارج اور دیگر نے اپنے دوسو سے زائد ساتھیوں کے ہمراہ وہاں حملہ کردیا توڑ پھوڑ کی اور لوگوں کو زدوکوب کیا جس سے عبدالرحمٰن، طارق، حمید، افضال اور محمد طارق بھی زخمی ہوگئے۔جبکہ چار افراد کامران، سہیل، فراست اور نادر کو ملزمان مارتے ہوئے اغوا کر کے ساتھ لے گئے۔

گائنوا شہر (آئیوری کوسٹ) میں پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: طاہر احمد منیب۔مبلغ سلسلہ گائنوا، آئیوری کوسٹ)

جماعت گائنوا ایک نئی جماعت ہے جس کا قیام جولائی ۲۰۰۱ء میں عمل میں آیا۔کافی عرصہ سے ان لوگوں کی خواہش تھی کہ یہاں کوئی جلسہ منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے یہاں ۵ر جنوری کو ایک میٹنگ رکھی گئی جس میں ۲۶ر جنوری کا دن اس جلسہ کے لئے طے پایا اور اس موقع پر جلسہ کی تیاری کے لئے ایک کمیٹی بھی تشکیل دی گئی

چنانچہ اللہ کے فضل سے مورخہ ۲۶ر جنوری کو جماعت گائنوا نے پوری شان و شوکت کے ساتھ اس جلسہ کا انعقاد کیا۔جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں دعوت نامے چھپوا کر شہر کی مساجد کے آئمہ کے علاوہ ۱۰۰ دوسرے غیر از جماعت احباب میں بھی تقسیم کئے گئے۔ جلسہ گاہ کے لئے نئی زیر تعمیر مسجد کا انتخاب کیا گیا۔ جسے خدام نے وقار عمل کے ذریعہ بڑی محنت سے تیار کیا تھا۔

جلسہ کا آغاز نماز عشاء کے بعد ۸:۳۰ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کا فرنچ ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔جلسہ کی صدارت مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے کی۔تلاوت کے بعد کچھ اطفال اور ناصرات نے قصیدہ حضرت مسیح موعودؑ "یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ......." پیش کیا۔جس کے بعد مکرم دوسو ماما دوٗ صاحب (Doussou Mama Dou) نے استقبالیہ پیش کیا۔اور پھر پہلی تقریر جولا زبان میں مکرم عمر معاذ صاحب کولی بالی نے کی۔ جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف بیان کیا۔ دوسری تقریر مہمان خصوصی مکرم عبدالرشید انور صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت پر لگائے جانے والے بعض الزامات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ان کی تردید کی اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے چند واقعات پیش کئے۔

جلسہ کے اختتام پر مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔حاضرین نے اختلافی مسائل پر سوالات کئے اور محترم عمر معاذ کولی بالی صاحب نے لوکل زبان جولا میں جوابات دیئے۔ رات ۱۲:۳۰ بجے یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ جلسہ کی کل حاضری بشمول خواتین ۵۷۰۔افراد رہی۔

یہ جلسہ گائنوا جماعت کا پہلا جلسہ تھا۔اس جلسہ سے تمام لوگ بہت متاثر ہوئے اور بہت سے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ اب اس قسم کے روحانی اجتماع یہاں منعقد کرتی رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نئی جماعت کو ثبات قدم عطا فرمائے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے عاشق بنائے۔

بقیہ صفحہ:: (16)

تم سے اقرار لیا تھا)۔

رَافِعٌ (اسم فاعل) اعزاز بخشنے والا۔

● ---خافضة رافعة [س ۵۶:۳

رَفِیعٌ اُونچا۔بلند۔

● --- رفیع الدرجات [س ۴۰:۱۰

مَرْفُوعٌ (اسم مفعول) (۱) اونچا کیا ہوا اُونچا بنا ہوا۔

● --- والسقف المرفوع [س ۵۲:۵

(۲) عالی مرتبہ۔اُونچے درجہ کا۔عمدہ سے عمدہ۔

● --- وفرش مرفوعة [س ۵۶:۳۴

● --- فیها سرر مرفوعة [س ۸۸:۱۳

● --- فی صحف مکرمة مرفوعة مطهرة [س ۸۰:۱۴

صفحہ 137-138

بقیہ صفحہ:: (14)

کافی تضاد دیکھا جاتا ہے۔مگر سروے میں دنیا کے بارے میں عوامی نظریات میں دونوں براعظم کے لوگوں کے درمیان اختلافات کے بجائے یکسانیت زیادہ نظر آئی۔عراق کے معاملہ میں سروے میں پایا گیا ہے کہ امریکی اور یورپی دونوں ہی عراق پر فوجی حملے کے حق میں ہیں مگر وہ چاہتے ہیں کہ امریکی حملہ بین الاقوامی تنظیموں اور حمایت سے ہی ہوں۔صرف بیس فیصد امریکیوں کا کہنا ہے کہ امریکہ کو اکیلے حملہ کردینا چاہئے۔ 65 فیصد یوروپی لوگوں نے یہ بھی کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ یورپی یونین بھی امریکہ کی طرح فوجی اور معاشی سپر پاور بن جائے مگر دس میں سے نو لوگوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس امریکہ سے مقابلہ نہ ہو بلکہ تعاون ہو۔❀❀

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

Vol:51 Wednesday 25th September 2002 Issue No. 39

مرزا ابوالفضل کی لغت القرآن اور احمدیہ علم کلام کی تائید

(مکرم سید جہانگیر علی صاحب آف حیدرآباد)

اخبار سیاست روزنامہ حیدرآباد مورخہ 17 جون 2002ء میں ایک انگریزی ترجمہ قرآن پر تبصرہ از پروفیسر محمد علی قیصر شائع ہوا ہے جس کے مترجم مرزا ابوالفضل مرحوم ہیں۔اس کے چار ایڈیشن علی الترتیب 1911 1916 1955ء اور اب ان کی وفات کے پچاس سال بعد 2002ء میں چوتھا ایڈیشن شائع ہوا۔اس ترجمہ کے تبصرہ کے ساتھ ابوالفضل صاحب کی تالیف لغاتِ قرآن جو غریب القرآن کے نام سے 1942ء میں ابوالفضل کی زندگی میں شائع ہوئی اس کا بھی ذکر موجود تھا۔چنانچہ خاکسار نے 2002ء کا قرآن کا انگریزی ترجمہ اور ساتھ ہی اصل نسخہ غریب القرآن لغات تلاش بسیار کے بعد ایک لائبریری سے حاصل کیا اور پوری لغات کی فوٹو کاپی کرادائی۔

میں نے سب سے پہلے ''رفع'' کے معنی لغت میں تلاش کئے اس کے بعد ''خاتم'' کے معنی تلاش کئے دونوں الفاظ پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی اور مُرتّب لغات کی دیانت داری پر ان کے لئے دل سے دعا نکلی۔ اس سے ہمارے موقف کی پرزور تائید ہوتی ہے۔

مکرم میرزا ابوالفضل مرحوم کے حالات زندگی انگریزی قرآن کے ترجمہ ایڈیشن 2002ء میں جناب حسن الدین احمد صاحب ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر نے For word ترجمہ قرآن میں تحریر کئے ہیں۔اس میں حضرت اکبریار جنگ بہادر مرحوم چیف جسٹس ہائیکورٹ سابق حکومت حیدرآباد جو ایک مخلص احمدی تھے ان کا بھی ذکر موجود ہے۔مترجم قرآن انگریزی ڈاکٹر میرزا ابوالفضل صاحب مرحوم اسی ترجمہ قرآن کے صفحہ viii پر Preface to the forth revision میں تحریر کرتے ہیں کہ 1911ء کے بعد جو تراجم قرآن انگریزی میں شائع ہوئے ہیں اس میں بہترین اور طرز جدید ترجمہ مولانا محمد علی صاحب کا ہے اور یوسف علی صاحب کے ترجمہ کو Orthodex قرار دیتے ہیں۔خیر جو بھی ہو دو احمدی حضرات کا ذکر شامل ہے۔

اب پہلے ذیل میں وہ تبصرہ درج کیا جاتا ہے جو اخبار سیاست نے اس ترجمہ قرآن مجید کے تعلق سے کیا ہے پھر ان کی لغت قرآن ''لغات القرآن فی غریب القرآن'' سے رفع اور خاتم کے معانی پیش کئے جائیں گے۔

''قرآن مجید کے ترجمے دنیا کی تمام زبانوں میں موجود ہیں۔دنیا کی سب سے بڑی زبان انگریزی میں قرآن مجید کے زائد از 45 ترجمے ہوئے ہیں جن میں عبداللہ یوسف علی ،مولانا عبدالماجد دریابادی، نومسلم انگریز محمد مارماڈیوک پکتھال اور نومسلم امریکن ٹیمی ارونگ (تعلیم علی) کے ترجمے قابل ذکر ہیں۔

مرزا ابوالفضل (پیدائش 1865ء وفات 1956ء) کا تعلق مشرقی بنگال سے تھا وہ ایرانی نژاد شیعہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ان کے پڑدادا حاجی علی شیرازی ایران سے ہندوستان آئے تھے۔مشرقی بنگال ہی میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انہوں نے کلکتہ سے ایم اے کے امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی جس کی بنا پر ان کو اعلیٰ تعلیم کے لئے جرمنی بھیجا گیا وہاں انہوں نے ایک ہزار مستند احادیث کا مجموعہ اپنے پیش لفظ کے ساتھ پیش کیا جس پر ان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری دی گئی۔اس مختصر پیش لفظ میں جو نو صفحات پر مشتمل ہے علم حدیث کے بارے میں تمام اہم معلومات کو یکجا کر کے دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔مرزا صاحب عربی کے علاوہ سنسکرت زبان پر بھی عبور رکھتے تھے جرمنی میں مرزا صاحب نے ہومیوپیتھی کی تعلیم بھی حاصل کی۔

میرزا صاحب نے سیرت النبیؐ پر ایک جامع کتاب لکھی نیز ''ہندوازم اور اسلام'' ''بدھ مت اور اسلام'' ''عیسائیت اور اسلام'' نامی تین رسالے لکھے جن کا مطالعہ ایسے طالب علموں کے لئے جو مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے دلچسپی رکھتے ہیں ناگزیر ہے۔

ان کی انگریزی کتاب Faith of Islam اہم تصنیف ہے۔اس کا اردو ترجمہ ''اسلام اور اس کی حقیقت'' کے نام سے شائع ہوا۔یورپ اور امریکہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مرزا ابوالفضل ہندوستان واپس ہوئے۔کچھ عرصہ کلکتہ میں رہے پھر الہ باد منتقل ہوئے وہاں موتی لال نہرو نے ان کی صلاحیتوں کی قدر کی۔1937ء میں حیدرآباد آئے اور ساگر ٹاکیز کے سامنے ہومیوپیتھی کا کلینک قائم کیا۔ان کی زندگی کا مقصد یہ تھا کہ باصلاحیت نوجوانوں میں قرآن مجید سے دلچسپی پیدا کریں اور حقیقی اسلام کے تعلق سے اپنوں میں اور دوسروں میں جو غلط فہمیاں ہیں ان کو دور کریں۔حیدرآباد قیام کے دوران مرزا صاحب نے قرآنی لغت ''غریب القرآن'' شائع کی جس میں قرآنی الفاظ کے معانی اردو میں دیے گئے ہیں۔

مرزا ابوالفضل کے انگریزی ترجمہ قرآن کا پہلا ایڈیشن 1911ء میں شائع ہوا۔اس ترجمہ کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ یہ انگریزی زبان میں کسی مسلمان کا کیا ہوا اولین ترجمہ تھا۔

مرزا ابوالفضل صاحب نے اپنی زندگی میں اس ترجمہ کے چار ایڈیشن شائع کئے۔چوتھا ایڈیشن 1955ء میں ممبئی سے شائع ہوا طباعت کے سلسلہ میں اپنی عمر کے آخری زمانہ میں بمبئی میں قیام کر کے انہوں نے تصحیح کا کام خود انجام دیا۔اس اشاعت کے کچھ ہی ماہ بعد ان کا انتقال ہوا۔وہ ایک متبحر عالم دین ہونے کے باوجود نہایت منکسر المزاج تھے اور عمر بھر گمنامی میں رہے۔

گزشتہ تیس پینتیس سال سے یہ ترجمہ Out of Print اور عدم دستیاب تھا۔اس ترجمہ کی اپنی اہمیت ہے اس لئے آخری ایڈیشن کے تقریباً پچاس سال بعد پانچواں ایڈیشن شائع ہوا۔جس میں 31 وضاحتی نوٹس شامل ہیں۔یہ ترجمہ بہمہ وجوہ اس لائق ہے کہ اس کو قدر کی نظروں سے دیکھا جائے۔ظاہری اور معنوی خوبیوں کے حامل اس ترجمہ کی قیمت نہایت واجبی ہے۔

انگریزی ترجمہ قرآن از ڈاکٹر مرزا ابوالفضل صفحات 600 قیمت پیپر بیاک دوسو روپے مجلد تین سو روپے ملنے کا پتہ عزیز باغ نور خاں بازار حیدرآباد 24 اور جناب اے ایم فاروق مکان نمبر 46-1-7 بیگم پیٹ حیدرآباد-16 ☆

اب ذیل میں مرزا ابوالفضل صاحب کی لغت قرآن ''غریب القرآن فی لغات القرآن'' سے خاتم اور رفع کے معانی درج کئے جاتے ہیں۔

خَتَمَ

خَتَمَ (+ عَلٰی) مہر کر دینا۔ [س ۲ : ٦

● افرءیت من اتخذ الٰهه هویه واضله الله علی علم وختم علی سمعه وقلبه وجعل علی بصره غشاوة [س ۴۵ : ۲۳

● ختم الله علی قلوبهم وعلی سمعهم ـ وعلی ابصارهم غشاوة [س ۲ : ٦

= لهم قلوب لا یفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان لا یسمعون بها ـ ـ ـ اولٰئك هم الغافلون (س ۷ : ۱۷۹)

خَاتَمٌ

(۱) = ما یختم به جس سے مہر لگائی جائے۔ جس سے تصدیق کی جائے۔ مہر۔

(۲) = مُصَدِّق ۔ تصدیق کرنے والا۔

● ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین [س ۳۳ : ۴۰

= رسول من عند الله مصدق لما معهم (س ۲ : ۱۰۱)

= قول حضرت عائشہ رض : قولوا انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لانبی بعده ـ (درمنثور)

(۳) افضل ـ اشرف ـ

(۴) = زِینَةٌ ـ خاتم بمعنی الزینة ماخوذ من الخاتم الذی هو زینة للابسة ـ (مجمع البحرین)

خِتَامٌ مہر ۔ مہر کرنے کے سامان مثلاً گالے وغیرہ ۔ [س ۸۳ : ۲٦

مَخْتُومٌ (اسم مفعول) مہر کیا ہوا ۔ [س ۸۳ : ۲۵

صفحہ 95-96

رَفَعَ

رَفَعَ (۱) اُونچا کرنا ۔ بلند کرنا ۔

● رفع السموات بغیر عمد [س ۱۳ : ۲

● رفع سمکها [س ۷۹ : ۲۸

(۲) اِعزاز بخشنا ۔ مرتبہ بلند کرنا ۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (س ۹۴ : ۴) اور ہم نے بلند کیا تیرا نام تیرے (کمال) کی وجہ سے ۔

● ورفعنا بعضهم فوق بعض [س ۴۳ : ۳۲

● ـ ـ ـ یرفع الله الذین آمنوا [س ۵۸ : ۱۱

● ـ ـ ـ ورفع ابویه علی العرش [س ۱۲ : ۱۰۰

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (س ۱۹ : ۵۷) اور ہم نے ادریسؑ کو عالی مقام اعزاز بخشا ۔

(۳) اُٹھالینا بہ معنی وفات دینا ، طبعی موت دینا ۔

ـ ـ ـ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا بَلْ رَفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ (س ۴ : ۱۵۸) اور بلا شک اُنہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اُس کو اپنے پاس اُٹھا لیا (اُسے طبعی موت دی) ۔

لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ (س ۴۹ : ۲) نہ اُونچی کرو اپنی آواز (دھیرے بولو) ۔

يَا عِيسٰى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ ـ ـ ـ (س ۳ : ۴۸) اے عیسیٰ ! میں تجھکو طبعی موت دونگا اور تجھے اپنے پاس اُٹھا لونگا (یعنی اپنی قربت میں جگہ دونگا) ۔

(۴) مکان اُٹھانا یا زمین پر کوئی عمارت قائم کرنا ۔ نیو ڈالنا ۔

● واذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت ـ ـ ـ [س ۲ : ۱۲۷

● ـ ـ ـ فی بیوت اذن الله ان ترفع ـ ـ ـ [س ۲۴ : ۳٦

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ـ ـ ـ (س ۲ : ٦۳) اور جب ہم نے تم سے اقرار لیا تھا در آنحالیکہ ہم نے کھا تمہار (سر) پر کوہ طور کھڑا کر رکھا تھا (یعنی کوہ طور کے نیچے اس کی وادی میں ہم نے

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں